قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دین کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان۔

نمبر ۱۴	مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۲۱ء	دو شنبہ	مطابق ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ	جلد ۹

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

عید اضحی ۱۵۔ اگست کو ہوئی۔ نماز عید حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باغ میں جناب مولانا مولوی سرور شاہ صاحب نے پڑھائی۔ اور لطیف خطبہ ارشاد فرمایا۔ مستورات کیلئے پردہ میں نماز پڑھنے کا عمدہ انتظام کیا گیا تھا۔ میاں جیوا ساکن تاثیر کوٹلہ جو بہت عمر رسیدہ تھا اور کئی ماہ سے دارالامان میں آ گیا تھا۔ فوت ہو گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون احباب نماز جنازہ غائب پڑھیں۔ اسی دن مدرسہ احمدیہ کا ایک طالب علم رمضان علی شاہ ساکن کھوکر فوت ہو گیا۔ اس کا بھی جنازہ پڑھا جائے۔

گرانی کی وجہ سے قادیان کے غریب مساکین کو جن مشکلات اور تکالیف کا سامنا ہو رہا ہے۔ انکو کم کرنیکی تجاویز معززین جماعت سوچ رہے

حضرت خلیفۃ المسیح کشمیر میں

جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت اقدس کی ڈائری ارسال ہے۔ اب کی دفعہ سفر میں ہونے کے باعث ڈائری دیر سے بھیجتا ہوں۔

مورخہ یکم اگست کو حضور کی طبیعت مبارک قدرے خراب رہی بعد نماز عصر حضور مع تمام اہل بیت حضرت مسیح ناصری کے مدفن مبارک کی زیارت کے لئے محلہ خانیار میں تشریف لے گئے۔ وہاں حضور نے بہت دیر تک دُعا کی۔ اور روضہ کے محافظ کو اس کی مرمت کے لئے پانچ روپے دئیے۔ روپے دیتے وقت حضور نے فرمایا بہت اچھا ہو۔ اگر ہماری جماعت کے آدمی جب اس کی زیارت کو آئیں۔ تو کچھ نہ کچھ اس کی مرمت اور حفاظت کے لئے دیتے رہیں۔ اس سے لوگوں کے دلوں میں اس کی عظمت بڑھ جائیگی۔ اور اس طرح پر اس کی حفاظت ہوتی رہیگی۔ اس کے بعد حضور جامع مسجد دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ بہت وسیع اور فراخ مسجد ہے۔ اور ابھی اس کے بعض حصے زیر تعمیر ہیں۔ یہ خانہ کعبہ کی طرز پر بنائی گئی ہے۔ چاروں طرف مسجد ہے اور وسط میں بیت اللہ کی جگہ پر ایک حجرہ بنا ہوا ہے۔ حضور نے اس نقل پر اظہار ناپسندیدگی فرمایا۔

مورخہ ۲ کو حضور تین بجے کشتی میں بیٹھ کر نسیم باغ اور حضرت بل تشریف لے گئے۔ اور وہاں سے ساڑھے دس بجے رات کو واپس آئے۔ حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی مورخہ تین کو حضور کی طبیعت کسل مند رہی۔ بعد نماز مغرب حافظ نورالدین صاحب حضور سے مسئلہ نبوت کے متعلق دیر تک تحقیق کرتے رہے۔ مورخہ چار کو حضور مع تمام اہل بیت و رفقاء دو بڑی کشتیوں میں بیٹھ کر اسلام آباد

... طبیعت خراب رہی۔

مورخہ ۵ ر اور ۶ ر کو حضور سفر میں رہے۔ حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ مورخہ سات کو تین بجے کے قریب حضور مع تمام قافلہ بخیریت اسلام آباد پہنچ گئے۔ اسلام آباد سے چار میل ورے ایک موضع بیج بہاڑا ہے۔ وہاں چند احمدی احباب حضور کی زیارت کو آئے ہوئے تھے۔ وہاں حضور نے ایک گھنٹہ کے قریب قیام فرمایا۔ یہاں چار آدمی حضور کی بیعت میں داخل ہوئے۔ مورخہ ۸ ر کو صبح کے وقت تین اور آدمی حضور کی بیعت میں داخل ہوئے۔ اور آٹھ بجے کے قریب حضور مع تمام اہل بیت چشمہ اچھابل کی سیر کو تشریف لے گئے۔ تمام دن بارش ہوتی رہی۔ یہ مقام نہایت ہی پرفضا اور خوش منظر ہے۔ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اچھی رہی۔ مورخہ ۹ ر کو حضور مع اہل بیت و دیگر اصحاب ویری ناگ تشریف لے گئے۔ یہ جگہ اسلام آباد سے کافی فاصلہ پر ہے۔ چار بجے کے قریب وہاں پہنچے۔ اس لئے مجبوراً اسی جگہ رات گذارنی پڑی۔ کوفت اور تکان کی وجہ سے حضور کو حرارت ہوگئی۔ مورخہ ۱۰ ر کو حضور نے چشمہ ویری ناگ اور باغ کی سیر کی۔ اور آٹھ بجے واپس ہو کر قریباً دو بجے اسلام آباد پہنچے۔ بعد نماز مغرب ایک شخص نے حضور کے دست مبارک پر بیعت کی۔ حضور انکو قریباً آدھ گھنٹہ تک نصائح فرماتے رہے۔ حضور نے بیعت کی حقیقت اور معنے کھول کر بیان فرمائے اور فرمایا۔ خوب سوچ سمجھ کر اور دعا کے بعد بیعت کرنی چاہیئے۔ کیونکہ بیعت کوئی معمولی عہد نہیں۔ اس کے معنے ہیں۔ اپنے آپ کو کلی دوسرے کے سپرد کر دینا بیعت کے بعد بیعت کنندہ کو نہ اپنی جان پر کچھ اختیار رہتا ہے۔ نہ مال پر اور نہ کسی دوسری چیز پر۔ وہ اپنی ہر ایک چیز خدا تعالیٰ کی خاطر بیچ دیتا ہے جس کے بدلے اسکو جنت عطا ہوتی ہے۔ پھر فرمایا بعض لوگ مخالفین کی باتیں سُنکر کچھ عرصہ کے بعد بیعت توڑ دیتے ہیں۔ اور پھر اپنی غلطی پر آگاہی پاکر دوبارہ بیعت کر لیتے ہیں۔ ایسے لوگ ہمیشہ متزلزل رہتے ہیں۔ اور ان کی حالت ہر وقت خطرہ میں ہوتی ہے آخر کار ان کو ایمان نصیب ہی نہیں ہوتا۔ اور وہ کفر میں ترقی کرتے رہتے ہیں۔ حضور نے آیۃ کریمہ ان الذین اٰمنوا ثم کفروا ثم اٰمنوا ثم کفروا الخ کی تفسیر بیان فرمائی۔ مورخہ ۱۱ ر کو صبح کی نماز کے بعد ایک شخص نے حضور کے دست مبارک پر بیعت کی اور ساڑھے آٹھ بجے کے قریب ٹانگوں اور گھوڑوں پر سوار ہو کر حضور مع تمام قافلہ کے آسنور کو روانہ ہوگئے۔ موضع کیج پورہ کے احمدی احباب نے حضور کے کھانے اور تقریر کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ اسلئے حضور راستہ میں دو اڑھائی گھنٹہ کے لئے ٹھیر گئے کھانے کے بعد حضور نے ایک گھنٹہ سے زیادہ تقریر فرمائی۔ غیر احمدیوں کی ایک خاصی تعداد جمع تھی حضور نے انسان کی پیدائش کی غرض اور حقیقت بتائی۔ اور مسلمانوں کی ابتر حالت کا نقشہ کھینچا۔ اور ان کے ادبار کے اسباب بیان فرمائے۔ اور فرمایا جب سے مسلمانوں نے اسلام اور شریعت کو پس پُشت پھینکا ہے۔ جب سے قعر مذلت میں گرنے لگے ہیں۔ چونکہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم اور اسلام کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے اور بڑے زور سے فرمایا ہے۔ وانا لہ لحافظون۔ اس لئے اس نے تجدید دین کے لئے اور مسلمانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے حضرت مسیح موعود کو اس زمانہ میں مبعوث فرمایا پھر حضور نے جماعت کے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ کشمیر کے لوگ قادیان آنے میں بہت سستی کرتے ہیں اگر سال کے بعد نہیں آسکتے۔ تو کم از کم دوسرے تیسرے سال ہی آنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور فرمایا کہ آپ کو اپنی حالت میں ایک نمایاں تبدیلی کرنی چاہیئے تاکہ تم میں اور غیروں میں ایک بین فرق ہو۔ صرف نمازیں باقاعدہ پڑھنا اور روزے رکھنا ہی کافی نہیں۔ بلکہ تمہاری تمام حرکات و سکنات رفتار و گفتار اس بات کا ثبوت ہوں کہ تم سچے اور حقیقی احمدی ہو۔ غرض حضور نے خوب وضاحت سے انکو ان کے فرائض سے آگاہ کیا۔ یہ تمام تقریر انشاء اللہ ایک دو روز میں برائے اشاعت بھیجی جائیگی۔ آسنور کے احمدی احباب قریباً آٹھ میل آگے ڈانڈیاں لیکر آئے ہوئے تھے۔ موضع کارن جو کہ آسنور سے قریباً چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں کے ایک معزز غیر احمدی عبد القادر صاحب بٹ ذیلدار نے حضور اور حضور کے تمام ہمراہیوں کیلئے پُر تکلف چائے کا انتظام کیا۔ چائے کے بعد انھوں نے حضور سے دعا کی درخواست کی اور حضور نے ان کیلئے دعا فرمائی۔ وہاں سے قریباً ۸ بجے شام کے سوار ہو کر روانہ ہوئے۔ آسنور کی جماعت نے نہایت جوش اور اخلاص اور محبت سے حضور کا استقبال کیا۔ تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر احمدی گروہ در گروہ جمع تھے۔ اور حضور کے استقبال کے لئے ہمہ تن منتظر تھے۔ بہت سے احباب مشعلیں لیکر جابجا کھڑے تھے۔ اور اپنی محبت اور عقیدت کا ثبوت دے رہے تھے آسنور سے قریباً دو میل کے فاصلہ پر موضع ویشی نگری میں احمدی بچوں اور نوجوانوں کی دو رویہ قطار کھڑی تھی اور انمیں سے ہر ایک فرط محبت سے ہدیہ سلام مسنون حضور کے آگے پیش کر رہا تھا۔

ظاہری خوشنمائی کے لحاظ سے علاقہ آسنور کشمیر کے بہترین علاقوں میں سے ہے۔ اور اسکو خدا تعالیٰ نے باطنی حسن سے بھی متمتع فرما کر اپنی شناخت اور اپنے نبی کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ حضور نے آسنور سے دو تین میل کے فاصلہ سے ہی دعائیں مانگنی شروع کر دی تھیں۔ مگر داخل ہوتے وقت بلکہ سب کے ساتھ اس خشوع اور خضوع سے دیر تک دعا مانگی۔ کہ سب پر رقت کی کیفیت طاری ہوگئی اور آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے۔ قریباً گیارہ بجے کے بعد حضور تمام قافلہ کے ساتھ مع الخیر مکان میں اُترے مورخہ ۱۲ ر کو حضور نے مسجد احمدیہ میں جمعہ پڑھایا۔ اور جماعت کو چند نصائح فرمائیں۔ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی رہی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت میں جو خطوط لکھے جائیں۔ وہ پوسٹ ماسٹر صاحب سری نگر کی معرفت ہی لکھے جائیں۔ حضور جہاں بھی ہوں۔ پہنچ جائینگے۔

خاکسار سید محمود

از آسنور

روانہ ہوئے ۔ تمام دن حضور کی طبیعت خراب رہی۔ مورخہ ۵ ؍ اور ۶ ؍ کو حضور سفر میں رہے ۔ حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی ۔ مورخہ سات کو تین بجے کے قریب حضور مع تمام قافلہ بخیریت اسلام آباد پہنچ گئے اسلام آباد سے چار میل ورے ایک موضع بیج بہارہ ہے ۔ وہاں چند احمدی احباب حضور کی زیارت کو آئے ہوئے تھے ۔ وہاں حضور نے ایک گھنٹہ کے قریب قیام فرمایا ۔ یہاں چار آدمی حضور کی بیعت میں داخل ہوئے مورخہ ۸ ؍ کو صبح کے وقت تین اور آدمی حضور کی بیعت میں داخل ہوئے ۔ اور آٹھ بجے کے قریب حضور مع تمام اہل بیت چشمہ اچھابل کی سیر کو تشریف لے گئے تمام دن بارش ہوتی رہی ۔ یہ مقام نہایت ہی پُر فضا اور خوش منظر ہے ۔ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی رہی ۔ مورخہ ۹ ؍ کو حضور مع اہل بیت و دیگر اصحاب ویری ناگ تشریف لے گئے یہ جگہ اسلام آباد سے کافی فاصلہ پر ہے ۔ چار بجے کے قریب وہاں پہنچے ۔ اس لئے مجبوراً اسی جگہ رات گذارنی پڑی ۔ کوفت اور تکان کی وجہ سے حضور کو حرارت ہو گئی ۔ مورخہ ۱۰ ؍ کو حضور نے چشمہ ویری ناگ اور باغ کی سیر کی ۔ اور آٹھ بجے واپس ہو کر قریباً دو بجے اسلام آباد پہنچے ۔ بعد نماز مغرب ایک شخص نے حضور کے دست مبارک پر بیعت کی ۔ حضور انکو قریباً آدھ گھنٹہ تک نصائح فرماتے رہے ۔ حضور نے بیعت کی حقیقت اور معنے کھولکر بیان فرمائے اور فرمایا ۔ خوب سوچ سمجھ کر اور دعا کے بعد بیعت کرنی چاہیئے ۔ کیونکہ بیعت کوئی معمولی عہد نہیں ۔ اس کے معنے ہیں ۔ اپنے آپ کو بکلی دوسرے کے سپرد کر دینا بیعت کے بعد بیعت کنندہ کو نہ اپنی جان پر کچھ اختیار رہتا ہے ۔ نہ مال پر اور نہ کسی دوسری چیز پر ۔ وہ اپنی ہر ایک چیز خدا تعالیٰ کی خاطر بیچ دیتا ہے جس کے بدلے اسکو جنت عطا ہوتی ہے ۔ پھر فرمایا بعض لوگ مخالفین کی باتیں سُنکر کچھ عرصہ کے بعد بیعت توڑ دیتے ہیں ۔ اور پھر اپنی غلطی پر آگاہی پاکر دوبارہ بیعت کر لیتے ہیں ۔ ایسے لوگ ہمیشہ متزلزل رہتے ہیں ۔ اور ان کی حالت ہر وقت خطرہ میں ہوتی ہے آخر کار ان کو ایمان نصیب ہی نہیں ہوتا ۔ اور وہ کفر میں ترقی کرتے رہتے ہیں ۔ حضور نے آیۃ کریمہ ان الذین اٰمنوا ثم کفروا ثم اٰمنوا ثم کفروا الخ کی تفسیر بیان فرمائی ۔ مورخہ ۱۱ ؍ کو صبح کی نماز کے بعد ایک شخص نے حضور کے دست مبارک پر بیعت کی اور ساڑھے آٹھ بجے کے قریب ٹانگوں اور گھوڑوں پر سوار ہو کر حضور مع تمام قافلہ کے آسنور کو روانہ ہو گئے ۔ موضع کنج پورہ کے احمدی احباب نے حضور کے کھانے اور تقریر کا اہتمام کیا ہوا تھا ۔ اسلیئے حضور راستہ میں دو اڑھائی گھنٹہ کے لئے ٹھیر گئے ۔ کھانے کے بعد حضور نے ایک گھنٹہ سے زیادہ تقریر فرمائی ۔ غیر احمدیوں کی ایک خاصی تعداد جمع تھی ۔ حضور نے انسان کی پیدائش کی غرض اور حقیقت بتائی ۔ اور مسلمانوں کی ابتر حالت کا نقشہ کھینچا ۔ اور ان کے ادبار کے اسباب بیان فرمائے ۔ اور فرمایا ۔ جب سے مسلمانوں نے اسلام اور شریعت کو پس پُشت پھینکا ہے ۔ جب سے قعر مذلت میں گرتے گئے ہیں ۔ چونکہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم اور اسلام کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے اور بڑے زور سے فرمایا ہے ۔ وانا له لحافظون ۔ اس لیئے اس نے تجدید دین کے لیئے اور مسلمانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیئے حضرت مسیح موعود کو اس زمانہ میں مبعوث فرمایا پھر حضور نے جماعت کے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ کشمیر کے لوگ قادیان آنے میں بہت سستی کرتے ہیں اگر سال کے بعد نہیں آسکتے ۔ تو کم از کم دوسرے تیسرے سال ہی آنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔ اور فرمایا کہ آپ کو اپنی حالت میں ایک نمایاں تبدیلی کرنی چاہیئے تاکہ تم میں اور غیروں میں ایک بیّن فرق ہو ۔ صرف نمازیں باقاعدہ پڑھنا اور روزے رکھنا ہی کافی نہیں ۔ بلکہ تمہاری تمام حرکات و سکنات رفتار و گفتار اس بات کا ثبوت ہوں کہ تم سچے اور حقیقی احمدی ہو ۔ غرض حضور نے خوب وضاحت سے انکو ان کے فرائض سے آگاہ کیا ۔ یہ تمام تقریر الگ انشاء اللہ ایک دو روز میں برائے اشاعت بھیجی جائیگی ۔ آسنور کے احمدی احباب قریباً آٹھ میل آگے ڈانڈیاں لیکر آئے ہوئے تھے ۔ موضع کاپرن جوکہ آسنور سے قریباً چھ میل کے فاصلہ پر ہے ۔ وہاں کے ایک معزز غیر احمدی عبد القادر صاحب بٹ ذیلدار نے حضور اور حضور کے تمام ہمراہیوں کیلئے پُر تکلف چائے کا انتظام کیا ۔ چائے کے بعد انھوں نے حضور سے دعا کی درخواست کی اور حضور نے ان کیلئے دعا فرمائی ۔ وہاں سے قریباً ۵ بجے شام کے سوار ہو کر روانہ ہوئے ۔ آسنور کی جماعت نے نہایت جوش اور اخلاص اور محبت سے حضور کا استقبال کیا ۔ تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر احمدی گروہ در گروہ جمع تھے ۔ اور حضور کے استقبال کے لئے ہمہ تن منتظر تھے ۔ بہت سے احباب مشعلیں لیکر جابجا کھڑے تھے ۔ اور اپنی محبت اور عقیدت کا ثبوت دے رہے تھے آسنور سے قریباً دو میل کے فاصلہ پر موضع دیٹی نگری میں احمدی بچوں اور نوجوانوں کی دو رویہ قطار کھڑی تھی ۔ اور انمیں سے ہر ایک فرط محبت سے ہدیہ سلام مسنون حضور کے آگے پیش کر رہا تھا ۔

ظاہری خوشنمائی کے لحاظ سے علاقہ آسنور کشمیر کے بہترین علاقوں میں سے ہے ۔ اور اسکو خدا تعالیٰ نے باطنی حسن سے بھی متمتع فرما کر اپنی شناخت اور اپنے نبی کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ۔ حضور نے آسنور سے دو تین میل کے فاصلہ سے ہی دعائیں مانگنی شروع کر دی تھیں ۔ مگر داخل ہوتے وقت بلکہ سب کے ساتھ اس خشوع اور خضوع سے دیر تک دعا مانگی ۔ کہ سب پر رقت کی کیفیت طاری ہو گئی اور انکھوں سے آنسو رواں ہو گئے ۔ قریباً گیارہ بجے کے بعد حضور تمام قافلہ کے ساتھ مع الخیر مکان میں اُترے مورخہ ۱۲ ؍ کو حضور نے مسجد احمدیہ میں جمعہ پڑھایا ۔ اور جماعت کو چند نصائح فرمائیں ۔ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی رہی ۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت میں جو خطوط لکھے جائیں ۔ وہ پوسٹماسٹر صاحب سری نگر کی معرفت ہی لکھے جائیں ۔ حضور جہاں بھی ہوں ۔ پہنچ جائینگے ۔

خاکسار سید محمود

از آسنور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۲۱ء

شمس الاسلام

الحمد للہ جناب مفتی محمد صادق صاحب امریکہ سے جس انگریزی رسالے کے جاری کرنے کی تجویز کر رہے تھے اس کا پہلا نمبر شائع ہو گیا۔ جو کیا بلحاظ ظاہری شان و خوبصورتی اور کیا بلحاظ اعلیٰ مضامین نہایت ہی قابل تعریف ہے ٭

رسالہ کا نام Moslem Sunrise رکھا گیا ہے۔ اور اس کا ترجمہ عربی حروف میں شمس الاسلام بھی ساتھ لکھا گیا ہے۔ ٹائٹل پر نام کے نیچے یونائیٹڈ سٹیٹس (United States) کے اس حصہ کا نقشہ دیا گیا ہے۔ جو فی الحال زیر تبلیغ ہے۔ اور اس میں ان شہروں کے جائے وقوع دکھائے گئے ہیں جنہیں احمدیت کی تبلیغ کی گئی ہے۔ اور جہاں خدا کے فضل سے بعض اصحاب احمدی ہو چکے ہیں۔

اس حصہ ملک کے اوپر سورج کا نظارہ اس طرح دکھایا گیا ہے کہ سورج طلوع ہو کر اپنی خوشنما سنہری شعاعیں ڈال رہا ہے۔

ٹائٹل کے اندر کی طرف حضرت مسیح موعود و حضرت خلیفہ اول حضرت خلیفہ ثانی اور قادیان کا حوالہ دے کر ممالک غیر میں جہاں جہاں احمدی مشنری کام کر رہے ہیں۔ ان کا پتہ بتایا ہے۔

پہلے صفحہ پر حاشیہ میں بعض عقائد کا خلاصہ درج کر کے اس کے بالمقابل ان کو نظم میں بیان کیا گیا ہے۔

دوسرے صفحہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی پورے قد کی تصویر ہے۔

تیسرے صفحہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ایک ... کے احمدی بھائیوں اور بہنوں کے نام مختصر سا لیکن نہایت موثر پیغام ہے۔

چوتھے صفحہ پر سورہ احزاب رکوع پنجم کی پہلی آیت انگریزی حروف میں مگر عربی تلفظ میں درج کی گئی ہے اور ساتھ ہی نہایت عمدگی کے ساتھ ترجمہ معہ تشریح دیا گیا ہے۔

پانچویں صفحہ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض احادیث کا ترجمہ دیا گیا ہے۔

چھٹے صفحہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر کا ترجمہ چھاپا گیا ہے۔

ساتویں آٹھویں صفحہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی اس مشہور نظم کا انگریزی نظم میں ترجمہ کیا گیا ہے جس میں حضور نے احمدی نوجوانوں کو مخاطب فرمایا ہے اور جو گذشتہ سالانہ جلسہ پر پڑھی گئی تھی۔

نویں۔ دسویں صفحہ پر تعدد ازدواج کے متعلق ایک نہایت عمدہ مضمون ہے۔

گیارہویں صفحہ پر اس سند کی نقل چھاپی گئی ہے جو جناب مفتی صاحب کو لنکن یونیورسٹی سے "ڈاکٹر آف لٹریچر" کے متعلق آنریری ڈگری دی ہے۔

بارہویں تیرھویں۔ چودھویں صفحہ پر جناب مفتی صاحب نے امریکہ میں اپنے پاس سالہ کام کی مختصر روئداد اور نومسلموں کے نام معہ پتہ کے درج کئے ہیں۔

یہ رسالہ مذکورہ کے چند ضروری مضامین ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سی مفید اور دلچسپ باتیں درج کی گئی ہیں ٭

رسالہ کا حجم ۲۴ صفحے ہے۔ کاغذ اعلیٰ اور چھپائی خوبصورت ہے۔ فی الحال تین ماہ کے بعد شائع ہوا کریگا قیمت پانچ روپے سالانہ رکھی گئی ہے۔ جو حالات کے لحاظ سے بالکل مناسب اور واجبی ہے۔

آجکل اگرچہ ہر جگہ گرانی بڑھ رہی ہے۔ لیکن امریکہ میں ہر ایک چیز بہت ہی گراں قیمت پر ملتی ہے جیسا کہ ایک گذشتہ نوٹ میں بتایا گیا ہے۔ اس حالت میں رسالہ کا اجراء بہت بڑے اخراجات کا مستحق ہوتا ہے۔ چونکہ تبلیغ احمدیت کا یہ ایک نہایت مفید اور نتیجہ خیز ذریعہ ہے۔ اور اس سے خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سا فائدہ پہنچنے کی توقع ہے۔ اس لئے اس کا جاری کرنا ضروری تھا۔ جناب مفتی صاحب نے اپنی منہ کلا شر روش کی بناء پر اسے جاری تو کر دیا ہے۔ اور پہلے نمبر کی ترتیب اور تہذیب سے ثابت کر دیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں اس کام کا اہل بنایا ہے۔ لیکن اب رسالہ کو مستقل بنانا اور دن بدن اس کو ترقی دینا ہماری جماعت کا کام ہے۔

جس گرمجوشی کے ساتھ احباب نے حضرت مفتی صاحب کے اس اعلان کا خیر مقدم کیا تھا۔ جو رسالہ کے اجراء کے متعلق "الفضل" میں شائع ہوا تھا۔ اور جس فراخدلی کے ساتھ اس پر امداد کا وعدہ کیا تھا۔ اس سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ اب جبکہ اس امداد کا وقت آیا ہے۔ احباب اپنے وعدوں کو پورا کرینگے۔ اور رسالہ کو مضبوط بنانے میں ہمت سے کام لینگے۔

جو صاحب انگریزی پڑھ سکتے ہوں۔ وہ رسالہ اپنے نام جاری کرائیں۔ جسے خود پڑھیں۔ اور اپنے انگریزی خوان غیر احمدی دوستوں اور واقفوں کو پڑھنے کے لئے دیں۔ اور جو انگریزی نہیں پڑھ سکتے۔ وہ اپنی طرف سے یورپ اور امریکہ میں ان لوگوں کے نام رسالہ جاری کرا دیں۔ جنہیں جناب مفتی صاحب مذہبی امور میں دلچسپی لینے والے سمجھیں۔ علاوہ ازیں امداد کے طور پر بھی اس فنڈ میں چندہ بھیجنا چاہیئے۔ کیونکہ بہت سے رسالے یورپ و امریکہ میں مفت تقسیم کئے جائینگے۔

اگر احباب نے رسالہ کی خریداری کی طرف توجہ فرمائی۔ تو امید ہے۔ انشاء اللہ رسالہ بہت جلدی ماہوار ہو جائیگا۔ اور ممالک غربی میں اس پیغام حقہ کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لائے عمدگی کے ساتھ پہنچا سکیگا۔

احباب رسالہ کی خریداری کی درخواستیں معہ قیمت دفتر تالیف و اشاعت قادیان میں بھیجیں۔ کیونکہ ہندوستان میں رسالہ تقسیم کرنے کا کام اسی صیغہ نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ اس طرح ایک تو حضرت مفتی صاحب کے روانگی رسالہ میں جو محنت کرنا پڑتی۔

الفضل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیان دارالامان ۔ مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۲۱ء

"شمس الاسلام"

الحمد للہ جناب مفتی محمد صادق صاحب امریکہ سے جس انگریزی رسالہ کے جاری کرنے کی تجویز کر رہے تھے اس کا پہلا نمبر شائع ہو گیا ۔ جو کیا بلحاظ ظاہری شان و خوبصورتی اور کیا بلحاظ اعلیٰ مضامین نہایت ہی قابل تعریف ہے ۔

رسالہ کا نام Moslem Sunrise رکھا گیا ہے ۔ اور اس کا ترجمہ عربی حروف میں شمس الاسلام بھی ساتھ لکھا گیا ہے ۔ ٹائٹل پر نام کے نیچے یونائیٹڈ سٹیٹس (United States) کے اس حصہ کا نقشہ دیا گیا ہے ۔ جو فی الحال زیر تبلیغ ہے ۔ اور اس میں ان شہروں کے جائے وقوع دکھلائے گئے ہیں جنہیں احمدیت کی تبلیغ کی گئی ہے ۔ اور جہاں خدا کے فضل سے بعض اصحاب احمدی ہو چکے ہیں ۔

اس حصہ ملک کے اوپر سورج کا نظارہ اس طرح دکھایا گیا ہے کہ سورج طلوع ہو کر اپنی خوشنما سنہری شعاعیں ڈال رہا ہے ۔

ٹائٹل کے اندر کی طرف حضرت مسیح موعود حضرت خلیفہ اول حضرت خلیفہ ثانی اور قادیان کا حوالہ دے کر ممالک غیر میں جہاں جہاں احمدی مشنری کام کر رہے ہیں ۔ ان کا پتہ بتایا ہے ۔

پہلے صفحہ پر حاشیہ میں بعض عقائد کا خلاصہ درج کر کے اس کے بالمقابل ان کو نظم میں بیان کیا گیا ہے ۔

دوسرے صفحہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی پورے قد کی تصویر ہے ۔

تیسرے صفحہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا امریکہ کے احمدی بھائیوں اور بہنوں کے نام مختصر سا لیکن نہایت موثر پیغام ہے ۔

چوتھے صفحہ پر سورہ احزاب رکوع پنجم کی پہلی آیۃ انگریزی حروف میں مگر عربی تلفظ میں درج کی گئی ہے اور ساتھ ہی نہایت عمدگی کے ساتھ ترجمہ مع تشریح دیا گیا ہے ۔

پانچویں صفحہ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض احادیث کا ترجمہ دیا گیا ہے ۔

چھٹے صفحہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر کا ترجمہ چھاپا گیا ہے ۔

ساتویں آٹھویں صفحہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی اس مشہور نظم کا انگریزی نظم میں ترجمہ کیا گیا ہے جس میں حضور نے احمدی نوجوانوں کو مخاطب فرمایا ہے اور جو گذشتہ سالانہ جلسہ پر پڑھی گئی تھی ۔

نویں ۔ دسویں صفحہ پر تعدد ازدواج کے متعلق ایک نہایت عمدہ مضمون ہے ۔

گیارہویں صفحہ پر اس سند کی نقل چھاپی گئی ہے جو جناب مفتی صاحب کو لنکن یونیورسٹی نے "ڈاکٹر آف لٹریچر" کے متعلق آنریری ڈگری دی ہے ۔

بارہویں تیرھویں ۔ چودھویں صفحہ پر جناب مفتی صاحب نے امریکہ میں اپنے ایک سالہ کام کی مختصر روئداد اور نومسلموں کے نام مع پتہ کے درج کئے ہیں ۔

یہ رسالہ مذکور کے چند ضروری مضامین ہیں ۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سی مفید اور دلچسپ باتیں درج کی گئی ہیں ۔

رسالہ کا حجم ۲۴ صفحے ہے ۔ کاغذ اعلیٰ اور چھپائی خوبصورت ہے ۔ فی الحال تین ماہ کے بعد شائع ہوا کریگا قیمت پانچ روپے سالانہ رکھی گئی ہے ۔ جو حالات کے لحاظ سے بالکل مناسب اور واجبی ہے ۔

آجکل اگرچہ ہر جگہ گرانی بڑھ رہی ہے ۔ لیکن امریکہ میں ہر ایک چیز بہت ہی گراں قیمت پر ملتی ہے جیسا کہ ایک گذشتہ نوٹ میں بتایا گیا ہے ۔ اس حالت میں رسالہ کا اجراء بہت بڑے اخراجات کا متحمل ہونا ہے ۔ چونکہ تبلیغ احمدیت کا یہ ایک نہایت مفید اور نتیجہ خیز ذریعہ ہے ۔ اور اس سے خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سا فائدہ پہنچنے کی توقع ہے ۔ اس لئے اس کا جاری کرنا بھی ضروری تھا ۔ جناب مفتی صاحب نے اپنی متوکلانہ روش کی بناء پر اسے جاری تو کر دیا ہے ۔ اور پہلے نمبر کی ترتیب اور تہذیب سے ثابت کر دیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں اس کام کا اہل بنایا ہے ۔ لیکن اب رسالہ کو مستقل بنانا اور دن بدن اس کو ترقی دینا ہماری جماعت کا کام ہے ۔

جس گرمجوشی کے ساتھ احباب نے حضرت مفتی صاحب کے اس اعلان کا خیر مقدم کیا تھا ۔ جو رسالہ کے اجراء کے متعلق "الفضل" میں شائع ہوا تھا ۔ اور جس فراخدلی کے ساتھ اس پر امداد کا وعدہ کیا تھا ۔ اس سے توقع کی جا سکتی ہے ۔ کہ اب جبکہ اس امداد کا وقت آیا ہے ۔ احباب اپنے وعدوں کو پورا کریں گے ۔ اور رسالہ کو مضبوط بنانے میں ہمت سے کام لینگے ۔

جو صاحب انگریزی پڑھ سکتے ہوں ۔ وہ رسالہ اپنے نام جاری کرائیں ۔ جسے خود پڑھیں ۔ اور اپنے انگریزی خوان غیر احمدی دوستوں اور واقفوں کو پڑھنے کے لئے دیں ۔ اور جو انگریزی نہیں پڑھ سکتے ۔ وہ اپنی طرف سے یورپ اور امریکہ میں ان لوگوں کے نام رسالہ جاری کرا دیں ۔ جنہیں جناب مفتی صاحب مذہبی امور میں دلچسپی لینے والے سمجھیں ۔ علاوہ ازیں امداد کے طور پر بھی اس فنڈ میں چندہ بھیجنا چاہیئے ۔ کیونکہ بہت سے رسالے یورپ و امریکہ میں مفت تقسیم کئے جائینگے ۔

اگر احباب نے رسالہ کی خریداری کی طرف توجہ فرمائی ۔ تو امید ہے ۔ انشاء اللہ رسالہ بہت جلدی ماہوار ہو جائیگا ۔ اور ممالک غربی میں اس پیام صداقت کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لائے عمدگی کے ساتھ پہنچا سکیگا ۔

احباب رسالہ کی خریداری کی درخواستیں مع قیمت دفتر تالیف و اشاعت قادیان میں بھیجیں ۔ کیونکہ ہندوستان میں رسالہ تقسیم کرنے کا کام اس صیغہ نے اپنے ذمہ لیا ہے ۔ اس طرح ایک تو حضرت مفتی صاحب کو روانگی رسالہ میں جو محنت کرنا پڑتی ۔

اسمیں [illegible] کی [illegible] ہوجائیگی۔ دوسرے [illegible] طور پر مسلمانوں کی بھی فائدہ رہیگا ؎

مولوی عبدالباری کو قتل کی دھمکیاں

امیر شریعت کی تحریک جس مرحلہ تک پہنچ چکی ہے۔ اور اس بارے میں جناب مولوی عبدالباری صاحب فرنگی محلی اور جناب مولوی ابوالکلام صاحب آزاد کا اختلاف جس حد تک بڑھ چکا ہے۔ اس کا اندازہ جناب مولوی عبدالباری صاحب فرنگی محلی کے ان الفاظ سے لگایا جاسکتا ہے۔ جوانہوں نے اخبار زمیندار میں شائع کرائے ہیں۔ اور جو یہ ہیں:۔

"میں نے مخلصانہ طور پر ہر طرح کوشش کی کہ یا پیشتر شبہات دور کئے جائیں یا یہ تحریک چندے ملتوی رکھی جائے۔ مگر اس تحریک کے محرکوں نے کچھ پروا نہیں کی۔ اُلٹے سخت و تلخ خطوط ارسال کئے۔ یہانتک کہ مارنے اور ذلیل کرنے کی دہمکی دی۔ اور برسر بازار جوتے کی زدوکوب بلکہ قتل کے وعید لکھ لکھ کے ارسال کئے" (زمیندار - ۹ر اگست)

اس تحریک کے اصل محرک مولوی ابوالکلام صاحب آزاد ہیں۔ جن کے متعلق یہ راز فاش ہوچکا ہے۔ کہ ہر صوبہ میں امیر مقرر کرکے وہ خود "امیرالامراء" بننا چاہتے ہیں۔ مولوی عبدالباری صاحب انہی سے اپنے شبہات دور کرانے کی کوشش کرتے رہے مگر اس کا وہ افسوسناک نتیجہ ہوا۔ جس کا اوپر ذکر ہے۔

جناب مولوی عبدالباری کی شخصیت ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتی۔ کہ ہم ان کی تحریر کو درست نہ سمجھیں لیکن بالمقابل مولوی ابوالکلام صاحب آزاد کو دیکھ کر ہمیں حیرت ضرور ہے۔

اگرچہ دنیا میں ایسی مخلوق ہے۔ جو اپنے معمولی معمولی مقاصد کے راستہ میں جس چیز کو رکاوٹ سمجھتی ہے اسکو دُور کرنے میں کسی جائز و ناجائز فعل کی کوئی پروا نہیں کرتی۔ اور بدترین افعال بھی کرگذرتی ہے۔ لیکن وہ لوگ جو قوم کے لیڈر اور راہنما ہوں اور جو علماء دین کہلاتے ہوں۔ ان کا "مارنے" "ذلیل کرنے" اور "برسر بازار جوتے لگانے" حتیٰ کہ "قتل کے وعید" کے ذریعہ مدمقابل پر غالب آنے کی تیاری کرنا نہایت قابل شرم ہے۔

مسلمانان ہند کے چوٹی کے علماء کی یہ حالت کیا اس بات کا ثبوت نہیں ہے۔ کہ مسلمانوں کا انشقاق اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ کوئی خدا تعالیٰ کا فرستادہ ہی دور کرسکتا ہے۔ اور اسی کی سلک میں منسلک ہونیوالے متحد و متفق ہوسکتے ہیں ؎

مسلمانوں کا سچا لیڈر

"اسوقت مسلمانوں کا کوئی سچا لیڈر موجود نہیں ہے ہندوستان میں جو ہیں انہیں کوئی قوت اخلاقی نہیں ہے علماء کی طرف نظر جاتی ہے ان میں جمعیۃ العلماء کے اکثر علماء کا حال روشن ہے کہ وہ گاندہی جی کی جے کو جائز رکھتے ہیں۔ اور گاندھی جی کے جلوس کا خیر مقدم خلاف شرع نہیں سمجھتے۔ وقس علیٰ ہذا" (مشرق ۱۴ اگست)

مذکورہ بالا الفاظ کی صداقت میں تو کوئی شک نہیں اور اب مسلمان علی الاعلان اس کا اعتراف کررہے ہیں لیکن انہیں یہ کون سمجہائے کہ ان کا سچا لیڈر وہی ہوسکتا ہے جسے خدا تعالیٰ ان کی راہ نمائی کے لئے منتخب کرے۔ یہ بالکل صاف اور سیدھی بات ہے۔ اور مسلمان کہلانے والوں کی سمجھ میں اسے فوراً آجانا چاہیئے۔ خاصکر اس صورت میں جبکہ خود ساختہ لیڈروں کے پیچھے چلکر بیحد نقصان اٹھاچکے ہیں۔ لیکن افسوس کہ ادھر توجہ نہیں کرتے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بدقسمتی ہوسکتی ہے ؎

مندر کی بنیاد غیر ہندو کے ہاتھوں

ہندو اخبارات میں اس معاملہ پر بڑی بحث چھڑی رہی ہے کہ کوروکھیشتر میں "گیتا بھون" کے نام سے جو لائبریری بننے والی ہے۔ اس کا سنگ بنیاد ہز اکسلنسی گورنر پنجاب کے ہاتھ سے رکھانا ہندو مذہب کے نقطہ نگاہ سے جائز نہیں ہے۔ اس پر موافق و مخالف خیالات کا اظہار ہورہا ہے۔ اسی بحث میں ۵ر اگست کا بندے ماترم لکھتا ہے:

"جہانتک ہم کو علم ہے۔ کبھی کسی مندر کا بنیادی پتھر کسی غیر ہندو نے نہیں رکھا"

ہم اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتے کہ آیا یہ مذہبی نقطہ نظر سے جائز ہے یا ناجائز۔ ہمارے نزدیک بندے ماترم نے اپنے علم کی بناء پر جو دعویٰ کیا ہے۔ وہ نظر ثانی کے قابل ہے کیونکہ امرتسر کے دربار صاحب کی بنیاد ایک غیر ہندو شخص حضرت میاں میر صاحب کے ہاتھوں رکھی گئی تھی۔ یہ ایک مشہور تاریخی واقعہ ہے۔ جس کا کوئی انکار نہیں کرسکتا ؎

وید مندر کی بنیاد میں

اسی گیتا بھون کی بحث میں بندے ماترم نے آریہ سماج کا ایک راز فاش کیا ہے۔ جو یہ ہے کہ:۔

"آریہ سماج کے آدمی جب کبھی کوئی دہرم مندر کھڑا کرتے ہیں۔ تو اس کی تہ میں وید بھگوان رکھتے ہیں۔ کیونکہ ان کے بشواس کے مطابق دہرم کی عمارت ویدوں کے سہارے کھڑی رہ سکتی ہے"

اگر یہ بات درست ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ درست نہ ہو۔ کیونکہ ایڈیٹر صاحب بندے ماترم خود آریہ ہیں۔ تو ہم پوچھتے ہیں۔ وید دنیا کی ہدایت کے لئے آیا ہے یا مندروں کی بنیادوں میں رکھنے کے لئے۔ آریہ صاحبان کھلے دل سے وید مقدس کو بنیادوں میں رکھیں۔ خواہ مندروں کی ساری دیواریں ویدوں ہی کی بنادیں۔ یہ ان کی مرضی۔ لیکن اتنا تو غور کریں کہ اگر وید دنیا کی راہ نمائی کے لئے آیا ہے۔ اور صرف وید ہی خدا تک پہنچنے کا سیدھا رستہ بتاتا ہے۔ تو اس کی تعلیم سے لوگوں کو آگاہ اور واقف کرنا ضروری ہے یا مندروں کی دیواروں کو سہارا دینے کے لئے زمین میں گاڑنا۔

آریہ صاحبان ویدوں کے متعلق جو دعاوی پیش کرتے ہیں۔ اگر ان میں ذرا بھی صداقت ہے۔ تو ان کا اولین فرض ہے۔ کہ ویدوں کا ترجمہ کرکے شائع کریں۔ ویدوں کا سب سے زیادہ مفید اور حقیقی مصرف یہی ہونا چاہیئے

81

یہ جہاد کا زمانہ نہیں

ہمارا قرآن کریم کے منشاء اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کے ماتحت یہ عقیدہ ہے کہ جہاد بالسیف کی تعلیم مختص الزماں ہے یعنی یہ ایسی تعلیم نہیں کہ جب ذرا گرمائے فوراً تلوار بے نیام کی اور مخالفین کی گردنیں اڑانے لگے۔ بلکہ جہاد اس وقت فرض ہوتا ہے۔ جب مخالفین ارکان اسلام میں دخل انداز ہوں۔ اور مسلمانوں پر عافیت تنگ کردیں۔ اور محض اسلئے قتل کریں کہ مسلمان کیوں خدا اور اسکے رسول کو مانتے ہیں۔ اگر یہ حالات پیدا نہوں تو ہم پر قرآن کریم کی طرف سے ہرگز جہاد فرض نہیں کیا گیا۔ قرآن کریم جبکو مخالفین کے مقابلہ میں تلوار اٹھانے کی اجازت دیتا ہے وہ یہ ہیں اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر (پارہ ۱۷ سورۃ الحج رکوع ۶) ان لوگوں کو جنگ کی اجازت ہے جن پر ظلم کیا گیا۔ اور اللہ ان کی مدد پر قادر ہے۔

یہ تو ہے قرآن کی تعلیم اور اس کی بنا پر ہم انگریزوں سے جہاد کے خلاف ہیں کیونکہ ان کے عہد میں کوئی بات ایسی نہیں پائی جاتی جس کی بنا پر جہاد فرض ہو۔ لیکن مخالفین ہمارے خلاف غلط فہمی پھیلانے کے لئے کہا کرتے ہیں۔ کہ ہم قرآن کریم کی جہاد کی تعلیم کو منسوخ سمجھتے ہیں۔

مگر معلوم ہوتا ہے اب زمانہ میں تغیر آرہا ہے اور ہمارے مخالف اپنی مصلحتوں کی بنا پر یا واقعی طور پر سمجھنے لگے ہیں۔ کہ جہاد کب اور کس طرح جائز ہوتا ہے۔ چنانچہ کانپور کے مولوی نثار احمد صاحب پر گورنمنٹ کے خلاف نفرت پھیلانے کے جرم میں جب مقدمہ چلا تو انہوں نے اپنے تحریری بیان میں جسے ملاپ پرتاب ۹ اگست لکھا کہ

"یہ زمانہ قرآن شریف کے وہ اصول بیان کرنے کا نہیں جو کہ محمد صاحب نے اس وقت بیان کئے تھے۔ جبکہ مسلمان جہاد میں مصروف تھے۔"

مسلمانوں کی سخت غلطی ہوگی اگر وہ اس وقت جہادی خیالات کو اپنے دل و دماغ میں جگہ دینگے*

مسٹر گاندھی منتظر ہیں کہ خون کی ندیاں بہیں

ایک وقت تھا کہ مسٹر گاندھی نے ذبح البقر کو روکنے کے لئے اعلان کیا تھا کہ ہم ہندو قوم کی سپرٹ سے واقف ہیں اگر گائے کی قربانی کو روکنے کے لئے ہندوؤں کو تلوار سے کام لینا پڑا تو وہ اس سے بھی دریغ نہ کرینگے۔ لیکن زمانہ کے چکر اور ضرورت نے انھیں مجبور کیا کہ وہ انسداد گاؤکشی کے لئے رواداری کا رویہ اختیار کریں اور مسلمانوں کو دھمکیوں سے متاثر کرنے کی پالیسی ترک کرکے میٹھی چھری سے کام لیں۔

پھر ایک اور دور شروع ہوا جبکہ انہوں نے عدم تعاون بغیر تشدد کی تبلیغ شروع فرمائی اور ان لوگوں سے بیزاری کا اعلان کیا جو تشدد اختیار کریں۔ مگر اب زمانہ بدلتا ہوا نظر آتا ہے کیونکہ مسٹر گاندھی جیسا خون کی چھینٹوں سے گھبرانے اور خون کی سرخی دیکھکر زرد ہوجانے والا شخص اعلان کرتا ہے کہ مے ارغوانی کے استعمال کو روکنے کے لئے ہندوستان میں خون کی ندیاں بھی بہ جائیں تو بہ جائیں مگر خم و ساغر کو چکنا چور کر ہی دیا جائیگا۔

اس انقلاب حالت کا اظہار آریہ اخبار پرکاش اس طرح کرتا ہے کہ

"پہلے پہل جب انہوں (مسٹر گاندھی) نے عدم تعاون کی تحریک ملک کے سامنے رکھی تو انہوں نے مدراس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر اس تحریک کو کامیابی تک پہنچانے کے لئے تلوار چلائی گئی تو میں سمجھونگا کہ میرا مشن رہ گیا اور میں جنگلوں میں چلا جاؤنگا۔ وہی مہاتما گاندھی فرماتے ہیں کہ شراب نوشی کے روکنے کے لئے خون کی ندیاں بھی بہ جائیں تو مضائقہ نہیں۔"

دیکھئے ایسا موقع کب آتا ہے کہیں دھاروار اور علیگڑھ کی طرح مسٹر گاندھی کے لئے اپنے ساتھیوں کو اس تعلیم کے باوجود الزام دینے کی نوبت نہ آجائے۔ اور اسطرح اپنے آپ کو علیحدہ کرلیں*

پیغام کے سولہ اعلان

۱۰ اگست کے پیغام میں "عقائد محمودیہ سے بیزاری کے سولہ اعلان" کے عنوان سے ایک مضمون درج ہوا ہے۔ معلوم نہیں یہ عنوان ایڈیٹر پیغام کے علم و عقل کا نتیجہ ہے۔ یا مضمون نگار کی قابلیت اور علمیت کا نمونہ۔ کیونکہ جن ۱۶ اشخاص کی طرف سے مضمون شائع کیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے۔ جس نے کبھی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت کی ہو۔ اور با لفاظ پیغام "عقائد محمودیہ" سے اتفاق ظاہر کیا ہو۔ اس بات کے ثبوت میں ہمیں کسی اور شہادت کی ضرورت نہیں۔ یہ اس مضمون سے ہی ثابت ہو رہی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ

"اس سے پیشتر ہم احمدیت کی طرف حسن ظن رکھتے تھے۔ مگر آج ہم ارادہ کرچکے ہیں۔ کہ اپنا نام ضرور درج کرائیں۔"

جب ان لوگوں نے نہ حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت کی نہ آپ کے عقائد سے اتفاق ظاہر کیا۔ تو پھر "عقائد محمودیہ سے بیزاری" کا کیا مطلب۔ معلوم ہوتا ہے پیغامیوں نے ہمارے مقابلہ میں عقل و سمجھ کو بالکل جواب دیدیا ہے۔

اگر غیر احمدیوں کے پیغامیوں میں نام درج کرانے کو "عقائد محمودیہ سے بیزاری" کا اعلان قرار دیا جاسکتا ہے تو پیغام کو ان سینکڑوں آدمیوں کے متعلق جو احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ ان کے ناموں کو پیغامی عقائد سے بیزاری کا اعلان سمجھنا پڑیگا۔

بات در اصل یہ ہے کہ پیغامیوں کو ہمارے مقابلہ میں جو ذلت و ناکامی نصیب ہو رہی ہے۔ اس کو مٹانے کے لئے وہ نئے نئے حیلے تراشتے رہتے ہیں۔ مگر اس طرح انہیں پہلے سے بھی زیادہ ذلیل اور رسوا ہونا پڑتا ہے۔ کیونکہ جب ان کی دھوکہ دہی اور غلط بیانی سے پردہ اٹھ جاتا ہے۔ تو حقیقت ظاہر ہوجاتی ہے*

اسلام اور حریت و مساوات

(۲)

خواجہ صاحب کے کلام میں تضاد

خواجہ صاحب کا مضمون پڑھنے سے مجھ کو تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان کو لکھتے وقت یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ میں کیا لکھ رہا ہوں۔ اور مجھے کیا لکھنا چاہیئے۔ ایک ایک دو دو فقرات کے بعد بھول جاتے ہیں۔ کہ میں نے کیا لکھا ہے۔ اس کا ایک نمونہ تو وکیل ۱۰ر جنوری میں پیش کیا جا چکا ہے۔ کہ خواجہ صاحب اول تو حدیث کو قرآن مجید کے بعد کا درجہ دیتے ہیں پھر خود ہی ایسی عبارات اور ایسا عقیدہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ آپ کے نزدیک حدیث کوئی چیز ہی نہیں۔ اور اس کا کوئی درجہ نہیں۔ اسی طرح وکیل ۲۰ر اپریل صفحہ ۱ کالم اول میں لکھا ہے۔

"ہم نے تو یہ نہیں لکھا۔ کہ رسول کریم کے تمام اقوال وقتی حالات کے ماتحت تھے مگر اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ اکثر اقوال وقتی حالات کے ماتحت تھے"

ان فقرات میں تو اکثر اقوال کو وقتی حالات کے ماتحت قرار دیا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی لکھتے ہیں۔

"دائمی صداقتوں کا مجموعہ کلام اللہ موجود ہے۔ اجتہاد آیات پر ہی مبنی ہوگا۔ اور جیسا کہ ہم نے لکھا ہے کہ رسول کریم پہلے مجتہد تھے۔ اجتہاد وقتی ضرورتوں اور وقتی حالات و واقعات کے لئے ہوتا ہے"۔

پھر وکیل ۲۰ر اپریل کے صفحہ ۱ کالم اول میں لکھتے ہیں۔

"احادیث کتاب اللہ سے اجتہادی ہوگا۔ اب اجتہاد اور وقتی حالات لازم و ملزوم ہیں"۔

ان دونوں عبارتوں کو ملانے سے صاف یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ خواجہ صاحب کے نزدیک تمام احادیث اور اقوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقتی حالات کے ماتحت تھے۔ کیونکہ احادیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اجتہاد ہیں۔ اور اجتہاد اور وقتی حالات لازم و ملزوم ہیں۔ خواجہ صاحب! کلام میں یہ تضاد کیوں ہے۔ ابھی تو صاف انکار فرما رہے تھے۔ کہ ہم نے نہیں لکھا کہ رسول کریم کے تمام اقوال وقتی حالات کے ماتحت تھے اور اس کی لفظ "اکثر" سے تردید کی تھی۔ پھر ایک سطر بھی لکھنے نہ پائے کہ اس کو تسلیم بھی کر لیا۔ کیا یہ سچ نہیں؟

ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

خواجہ صاحب سے ایک سوال

خواجہ صاحب لکھتے ہیں کہ میں احادیث کا منکر نہیں ہوں۔ اور نہ ہی میں نے انکار کیا ہے۔ اور میں مانتا ہوں کہ ان کا بے شبہ قرآن مجید کے بعد کا درجہ ہے اس کے متعلق اوپر مفصل بحث کی جا چکی ہے۔ کہ خواجہ صاحب کی عبارات سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔

اب میں خواجہ صاحب سے ایک سوال کرتا ہوں۔ کہ اگر آپ واقعی احادیث کے منکر نہیں تھے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے قرآن مجید کی تائید میں احادیث پیش کرنے پر وکیل ۲۰ر اپریل میں "کتاب اللہ کے مطابق احادیث کا انکار خود کتاب اللہ کا انکار" لکھنے کے باوجود اس بحث کو کیوں اٹھایا۔ جبکہ پیش کردہ احادیث قرآن مجید کے مطابق تھیں۔ اور صرف تائیدی طور پر پیش کی گئی تھیں۔ وہ نہ تو موضوع تھیں۔ نہ ضعیف بلکہ صحیح تھیں۔ آپ کا ان کے مقابلے میں احادیث کے نہ ماننے اور ماننے کی بحث اٹھانا اس بات کی صاف دلیل ہے۔ کہ آپ احادیث کے منکر ہیں۔

ہاں اگر آپ احادیث کو مان چکے ہیں۔ اور اپنے عقیدہ میں تبدیلی کر لی ہے۔ تو یہ آپ کی خوش قسمتی ہے۔ کہ اسی عقیدہ پر قائم رہیں اور پھر اس سے انکار نہ کر دیں۔ ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے کہ آپ کو منکر احادیث بنائیں۔

کتاب اللہ کے سوا کسی کی بات ماننا

خواجہ صاحب وکیل ۲۰ر اپریل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا قول نقل کر کے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"میاں صاحب ممدوح نے یہ بات پیدا کی ہے کہ رسول کی اطاعت محض احکام آلہیہ میں ہی فرض نہیں بلکہ علاوہ کلام الٰہی میں مذکور شدہ احکام کے رسول بھی جو حکم دے اسکی اطاعت خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے۔ اور دو آیات ثبوت میں پیش کی ہیں۔ ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اور قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

حیرت ہے کہ میاں صاحب ممدوح نے ان آیات سے یہ مفہوم کس طرح پیدا کیا ہے"

قبل اس کے کہ آیات کے مفہوم پر بحث کی جائے۔ میں پوچھتا ہوں۔ جب خواجہ صاحب کے نزدیک ان احکام کے علاوہ جو قرآن مجید میں بیان ہو چکے ہیں رسول کی اطاعت فرض نہیں ہے۔ جیسا کہ وکیل ۱۰ جنوری صفحہ ۱ کالم ۳ میں لکھ چکے ہیں۔ کہ

"کتاب اللہ کے فیصلہ کے سوا خواہ اس کا دعویٰ رسالت اور نبوت ہی کیوں نہ ہو۔ ہم ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ایسی شخصیت اربابًا من دون اللہ کی ذیل میں آتی ہے۔ ان کی اطاعت ان کی پرستش ہے"

تو پھر آپ کے قول مندرجہ وکیل ۲۰ر اپریل صفحہ ۱ کالم اول

"کتاب اللہ کے مطابق احادیث کا انکار خود کتاب اللہ کا انکار ہے اور اسی طرح رسول کے احکام جو احکام الٰہی کے مطابق ہیں۔ واجب التعمیل ہیں"

کا کیا مطلب ہے۔ اس قول سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کتاب اللہ کے علاوہ احکام میں بھی رسول کی اطاعت فرض مانتے ہیں اور ان کا انکار خود کتاب اللہ کا انکار بتلاتے ہیں۔ آپ کے قول میں دو باتوں کا ذکر ہے۔ ایک مطابق اور دوسرا مطابق یعنی احادیث اور احکام جو کتاب اللہ کے مطابق ہوں ان کا انکار خود کتاب اللہ کا انکار ہے۔ اور مسلمہ بات ہے کہ مطابق ہونے والی چیز اور جس کے ساتھ اس کی مطابقت دی گئی ہے۔ وہ ایک چیز نہیں ہو سکتی۔ بلکہ دو ہونگی۔ یہاں دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو وہ احادیث اور احکام جو کتاب اللہ کے مطابق ہونگے وہ کتاب اللہ کا عین ہونگے یا غیر ہونگے۔ اگر عین ہیں تو ان کے علیحدہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی لفظ "مطابق" کی ضرورت ہے۔ کیونکہ وہ عین کتاب اللہ ہیں

اور اگر کہو غیب ہیں۔ جیسا کہ لفظ "مطابق ہونا" ظاہر کرتا ہے۔ تو پھر آپ نے کتاب اللہ کے علاوہ احکام میں اطاعت کا فرض ہونا تسلیم کر لیا۔ حیرت تو اس بات پر ہے کہ خود ہی ایک بات لکھتے ہیں۔ اور خود ہی اس کی تردید کر دیتے ہیں۔ سچ ہے۔ کہ حق کے مقابلہ میں باطل ٹھہر نہیں سکتا۔ اور اس کے پاؤں ایک جگہ نہیں جم سکتے۔ امید ہے کہ خواجہ صاحب کی حیرت اس سے دور ہو جائیگی۔ اور وہ یہ بتلانے کے قابل ہونگے کہ ان احادیث کی نسبت ان کا کیا عقیدہ ہے۔ جو کسی نص قرآنی کے خلاف نہیں۔ اور انہیں ذکر شدہ مسائل کا استخراج آیات قرآن سے بھی انسانی طاقت میں نہیں؛

آیات کا مفہوم

خواجہ صاحب مذکورہ بالا آیات کے متعلق بتانا چاہتے ہیں کہ ان آیات سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ "کتاب اللہ کے علاوہ کسی حکم میں رسول کی اطاعت یا اتباع کی جائے۔ بلکہ اس سے مراد صرف اتنی ہے کہ رسول کریم ؐ کی طرح ایمان و عمل پیدا کیا جائے اور رسول کا اسوہ حسنہ اور اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا یہی ہے کہ ماسوا سے قطع تعلق کیا جائے۔ جیسا کہ آنحضرت ؐ نے کیا تھا۔ اور اتباع عام مراد نہیں ہے۔ بلکہ متابعت بہ تعلق محبت الٰہی کی تخصیص ہے"۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہمارے لئے ہر ایک بات میں ہے۔ کہ جو جو کام آپ اپنی زندگی میں کرتے رہے۔ بقدر استطاعت ہم ان میں آپ کی پیروی کریں۔ فاتبعونی کے متعلق خواجہ صاحب کا یہ لکھنا کہ یہاں متابعت بہ تعلق محبت الٰہی کی تخصیص ہے قابل تعجب ہے۔ کیا خواجہ صاحب کے نزدیک انبیاء اپنی زندگی میں ایسے بھی کام کیا کرتے ہیں کہ جن سے خدا تعالیٰ کی محبت اور رضا مقصود نہیں ہوتی۔ انبیاء کے تو تمام کام خدا کی محبت کے لئے ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے تخصیص کوئی نہ رہی۔ بلکہ عام متابعت ہوئی۔ آپ کی تحریر سے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ کام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت الٰہی کے لئے کئے ہیں۔ ان میں پیروی کی جائے۔ اور وہ کام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت الٰہی کے لئے نہیں کئے۔ اور ان سے خدا تعالیٰ کی رضا نہیں چاہی۔ اور خلاف مرضی خدا تعالیٰ کئے ہیں۔ انہیں اتباع نہ کی جائے۔ حالانکہ یہ عقیدہ بالکل فاسد ہے کہ انبیاء سے ایسے کام بھی سرزد ہوتے ہیں جن سے خدا تعالیٰ کی محبت اور رضا اور قرب خداوندی مقصود نہیں ہوتا۔ سنئے! بندہ کی خدا سے محبت یہی ہے کہ اس کا قرب طلب کرے۔ جیسے مفردات راغب میں لکھا ہے:۔

محبة الله تعالیٰ للعبد انعامه علیه ومحبة العبد له طلب الزلفی لدیه۔ پھر امام حسن نے فاتبعونی یحببکم الله کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ "کان علامة حبهم ایاه سنة رسوله۔ کہ صحابہ کا آپ سے محبت کرنا یہی تھا کہ آپ کی سنت پر عمل کیا جائے۔

پس اس آیت میں خدا تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عالی اور آپ کی فضیلت و شرافت کا اظہار کیا ہے۔ چونکہ اگر کوئی خدا تعالیٰ کا محبوب بن سکتا ہے یا کوئی اس کا فیض پا سکتا ہے۔ تو صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کر کے۔ اسی واسطے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر تم خدا کو طلب کرنا چاہتے ہو۔ تو تم اس نبی کے طالب بنو۔ خدا جو تمہارا مطلوب ہے۔ وہ خود طالب ہو جائیگا۔ اس آیہ میں خدا تعالیٰ کے محبوب بننے کا گر بتایا گیا ہے کہ نبی کریم کی اتباع کی جائے۔ اور اس کے اوامر کو بجا لایا جائے۔ اور بتایا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم صرف محبوب خدا ہی نہیں۔ بلکہ دوسروں کو محبوب بنانے والے بھی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا محبوب بننے کے لئے صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ نبی کریم کا اسوہ اختیار کیا جائے۔

سوال ہو سکتا تھا کہ نبی کریم کی زندگی تو گناہوں سے ملوث نہیں تھی۔ لیکن ہم نے جو گناہ کئے ہیں۔ ہم کس طرح خدا کے محبوب بن سکتے ہیں۔ فرمایا۔ تمہارے پہلے گناہ معاف کر دئے جائینگے۔ کیونکہ خدا غفور ہے۔ پھر صفت رحیمیت کے ماتحت تمہیں محبوب بنائیگا۔ اس کے ساتھ ہی فرمایا کہ اطیعوا الله و اطیعوا الرسول خدا تعالیٰ کی بھی اطاعت کرو۔ اور رسول کی بھی۔ اور بتا دیا کہ فاتبعونی کسی چیز کی خصوصیت نہیں۔ بلکہ عام اتباع مراد ہے جس کا رسول حکم دے۔ اسے بجا لاؤ۔ اور جس سے منع کرے۔ اس کو ترک کر جاؤ۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنے مضمون مندرجہ الفضل ۲۴ مارچ میں بحوالہ آیت قرآنی ما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن الله بتایا تھا کہ رسولوں کی اطاعت کرنا شرک نہیں۔ کیونکہ رسولوں کی اطاعت باذن اللہ ہوتی ہے۔ ان کی اطاعت کرنے کو شرک کہا ہی نہیں جا سکتا شرک وہی اطاعت ہو سکتی ہے۔ جو اذن اللہ کے خلاف ہو نہ کہ جو اس کے موافق ہو۔ اور خواجہ صاحب کو یہ بھی سمجھایا تھا کہ رسول خدا تعالیٰ کے احکام کے خلاف نہیں کہا کرتے۔ اب میں ذیل میں چند آیات لکھتا ہوں۔ جنمیں رسول کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔

رسول کی اطاعت

(۱) قل اطیعوا الله والرسول فان تولوا فان الله لا یحب الکافرین (پ۳)

(۲) واطیعوا الله والرسول لعلکم ترحمون (پ۴)

(۳) یایها الذین امنوا اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوه الی الله والرسول ان کنتم تؤمنون بالله والیوم الاخر (پ۵)

اس آیت میں رسول کی باتوں کی اطاعت کے ساتھ ایمان کو وابستہ کیا گیا ہے۔ اگر کہو کہ مراد اطاعت سے کتاب اللہ ہی ہے۔ تو حرف عاطفہ کے لانے کی کیا ضرورت تھی جو مغایرت کا مقتضی ہے۔ نیز صرف اطیعوا اللہ کہنا ہی کافی تھا۔ پھر کیا اولی الامر کی اطاعت بھی خدا تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ کیا کوئی ایسی نص ہے کہ من یطع اولی الامر فقد اطاع الله۔

(۴) واقیموا الصلوة واتوا الزکوة واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون (پ۱۸) اس آیہ میں اول احکام الٰہی کا ذکر کیا گیا۔ پھر رسول کی اطاعت کا علیحدہ حکم دیا جو اس بات کی دلیل ہے کہ رسول کی اطاعت کا حکم احکام الٰہی کے علاوہ بھی ہے۔

(۵) حضرت نوح و صالح و شعیب و عیسیٰ علیہم السلام نے کہا: فاتقوا الله واطیعون (۱۹ / ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳) اللہ کے اوامر بجا لاؤ۔ اور میری اطاعت کرو یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ انبیاء کی اوامر الٰہی کے سوا میں بھی اطاعت فرض ہے۔

(۶) یایها الذین امنوا استجیبوا لله وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم (پ۹) اے مومنو! تم اللہ کو بھی

اور اگر کچھ عجیب ہیں۔ جیسا کہ لفظ "مطابق ہونا" ظاہر کرتا ہے۔ تو پھر آپ نے کتاب اللہ کے علاوہ احکام میں اطاعت کا فرض ہونا تسلیم کر لیا۔ حیرت تو اس بات پر ہے کہ خود ہی ایک بات لکھتے ہیں۔ اور خود ہی اس کی تردید کر دیتے ہیں سچ ہے۔ کہ حق کے مقابلہ میں باطل ٹھہر نہیں سکتا۔ اور اس کے پاؤں ایک جگہ نہیں جم سکتے۔ امید ہے کہ خواجہ صاحب کی حیرت اس سے دور ہو جائیگی۔ اور وہ یہ بتانے کے قابل ہونگے کہ ان احادیث کی نسبت ان کا کیا عقیدہ ہے۔ جو کسی نص قرآنی کے خلاف نہیں اور انہیں ذکر شدہ مسائل کا استخراج آیات قرآن سے کسی انسانی طاقت میں نہیں ؛

آیات کا مفہوم

خواجہ صاحب مذکورہ بالا آیات کے متعلق بتانا چاہتے ہیں کہ ان آیات سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ "کتاب اللہ کے علاوہ کسی حکم میں رسول کی اطاعت یا اتباع کی جائے۔ بلکہ اس سے مراد صرف اتنی ہے کہ رسول کریم ص کی طرح ایمان و عمل پیدا کیا جائے اور رسول کا اسوہ حسنہ اور اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا یہی ہے کہ ماسوا سے قطع تعلق کیا جائے۔ جیسا کہ آنحضرت صلعم نے کیا تھا۔ اور اتباع عام مراد نہیں ہے۔ بلکہ متابعت بہ تعلق محبت الٰہی کی تخصیص ہے"۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہمارے لئے ہر ایک بات میں ہے۔ کہ جو جو کام آپ اپنی زندگی میں کرتے رہے ہیں۔ بقدر استطاعت ہم ان میں آپ کی پیروی کریں۔ فاتبعونی کے متعلق خواجہ صاحب کا یہ لکھنا کہ یہاں متابعت بہ تعلق محبت الٰہی کی تخصیص ہے قابل تعجب ہے۔ کیا خواجہ صاحب کے نزدیک انبیاء اپنی زندگی میں ایسے بھی کام کیا کرتے ہیں کہ جن سے خدا تعالیٰ کی محبت اور رضا مقصود نہیں ہوتی۔ انبیاء کے تو تمام کام خدا کی محبت کے لئے ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے تخصیص کوئی نہ رہی۔ بلکہ عام متابعت ہوئی۔ آپ کی تحریر سے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ کام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت الٰہی کے لئے کئے ہیں۔ ان کی پیروی کی جائے۔ اور وہ کام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت الٰہی کے لئے نہیں کئے۔ اور ان سے خدا تعالیٰ کی رضا نہیں چاہی۔ اور خلاف مرضی خدا تعالیٰ کئے ہیں۔ انہیں اتباع نہ کی جائے۔ حالانکہ یہ عقیدہ بالکل فاسد ہے کہ انبیاء سے ایسے کام بھی سرزد ہوتے ہیں جن سے خدا تعالیٰ کی محبت اور رضا اور قرب خداوندی مقصود نہیں ہوتا۔ سنئے! بندہ کی خدا سے محبت یہی ہے کہ اس کا قرب طلب کرے۔ جیسے مفردات راغب میں لکھا ہے:۔

محبة الله تعالى للعبد انعامه عليه و محبة العبد له طلب الزلفى لديه ۔ پھر امام حسن نے فاتبعونی یحببکم اللہ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ فکان علامة حبهم اياه سنة رسوله ۔ کہ صحابہ کا آپ سے محبت کرنا یہی تھا کہ آپ کی سنت پر عمل کیا جائے۔

پس اس آیت میں خدا تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عالی اور آپ کی فضیلت و شرافت کا اظہار کیا ہے۔ چونکہ اگر کوئی خدا تعالیٰ کا محبوب بن سکتا ہے یا کوئی اس کا فیض پا سکتا ہے۔ تو صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کر کے۔ اسی واسطے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر تم خدا کو طلب کرنا چاہتے ہو۔ تو تم اس نبی کے طالب بنو۔ خدا جو تمہارا مطلوب ہے۔ وہ خود طالب ہو جائیگا۔ اس آیۃ میں خدا تعالیٰ کے محبوب بننے کا گر بتایا گیا ہے کہ نبی کریم کی اتباع کی جائے۔ اور اس کے اوامر کو بجا لایا جائے۔ اور بتایا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم صرف محبوب خدا ہی نہیں۔ بلکہ دوسروں کو محبوب بنانے والے بھی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا محبوب بننے کے لئے صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ نبی کریم کا اسوہ اختیار کیا جائے۔

سوال ہو سکتا تھا کہ نبی کریم کی زندگی تو گناہوں سے ملوث نہیں تھی۔ لیکن ہم نے جو گناہ کئے ہیں۔ ہم کس طرح خدا تعالیٰ کے محبوب بن سکتے ہیں۔ فرمایا۔ تمہارے پہلے گناہ معاف کر دئے جائینگے۔ کیونکہ خدا غفور ہے۔ پھر صفت رحیمیت کے ماتحت تمہیں محبوب بنا دیگا۔ اس کے ساتھ ہی فرمایا کہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول خدا تعالیٰ کی بھی اطاعت کرو۔ اور رسول کی بھی۔ اور بتا دیا کہ فاتبعونی میں کسی چیز کی خصوصیت نہیں۔ بلکہ عام اتباع مراد ہے جس کا رسول حکم دے۔ اُسے بجا لاؤ۔ اور جس سے منع کرے۔ اُس سے رک جاؤ۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنے مضمون مندرجہ الفضل ۲۴ مارچ میں بحوالہ آیت قرآنی ما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ بتایا تھا کہ رسولوں کی اطاعت کرنا شرک نہیں۔ کیونکہ رسولوں کی اطاعت باذن اللہ ہوتی ہے۔ ان کی اطاعت کرنے کو شرک کہا ہی نہیں جا سکتا شرک تو وہی اطاعت ہو سکتی ہے۔ جو اذن اللہ کے خلاف ہو نہ کہ جو اس کے موافق ہو۔ اور خواجہ صاحب کو یہ بھی سمجھایا تھا کہ رسول خدا تعالیٰ کے احکام کے خلاف نہیں کہا کرتے۔ اب میں ذیل میں چند آیات لکھتا ہوں۔ جنمیں رسول کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔

رسول کی اطاعت

(۱) قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین (۳)

(۲) و اطیعوا اللہ والرسول لعلکم ترحمون (۴)

(۳) یا ایها الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ و الرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر ۵

اس آیت میں رسول کی باتوں کی اطاعت کے ساتھ ایمان کو وابستہ کیا گیا ہے۔ اگر کہو کہ مراد اطاعت سے کتاب اللہ ہی ہے۔ تو حرف عاطفہ کے لانے کی کیا ضرورت تھی جو مغائرت کا مقتضی ہے۔ نہ صرف اطیعوا اللہ کہنا ہی کافی تھا۔ پھر کیا اولی الامر کی اطاعت بھی خدا تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ کیا کوئی ایسی نص ہے کہ من یطع اولی الامر فقد اطاع اللہ۔

(۴) و اقیموا الصلوۃ و اتوا الزکوۃ و اطیعوا الرسول لعلکم ترحمون ۔ اس آیۃ میں اول احکام الٰہی کا ذکر کیا گیا۔ پھر رسول کی اطاعت کا علیحدہ حکم دیا جو اس بات کی دلیل ہے کہ رسول کی اطاعت کا حکم احکام الٰہی کے علاوہ بھی ہے۔

(۵) حضرت نوح و صالح و شعیب و عیسیٰ علیہم السلام نے کہا فاتقوا اللہ و اطیعون ۳/۴ و ۱۹/۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ ۔ اللہ کے اوامر بجا لاؤ۔ اور میری اطاعت کرو یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ انبیاء کی اوامر الٰہی کے سوا میں بھی اطاعت فرض ہے۔

(۶) یا ایها الذین امنوا استجیبوا للہ و للرسول اذا دعاکم لما یحییکم ۹ ای مومنو! تم اللہ کو بھی

جواب قبولیت دیا کرو۔ اور رسول کو بھی اسلئے کہ وہ جب تمہیں بلاتا ہے۔ تو تمہیں زندہ کرنے کے لئے بلاتا ہے۔

(۷) واذا قیل لھم تعالوا الی ما انزل اللہ و الی الرسول رأیت المنافقین یصدون عنک صدودا (نساء ع ۹)

(۸) واذا قیل لھم تعالوا الی ما انزل اللہ والی الرسول قالوا حسبنا ما وجدنا علیه اباءنا (مائدہ ع ۱۴)

ان دو آیات میں کتاب اللہ کے احکام ماننے کیلئے علیحدہ کہا گیا۔ اور رسول کیلئے علیحدہ جو اس بات کی صاف دلیل ہے کہ بعض احکام رسول ایسے بتاتا ہے۔ جن کا ذکر کتاب اللہ میں نہیں ہوتا۔ اور وہ ماننے فرض ہوتے ہیں۔

(۹) اسی طرح خدا اور رسول کی اطاعت کا ذکر [illegible] میں آیا ہے۔

(۱۰) وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنه فانتھوا (حشر ع ۱) کہ جو تمہارے پاس رسول لائے اسکو اختیار کرو۔ اور جس چیز سے منع کرے اس سے رک جاؤ۔

ان آیات کے لکھنے کے بعد تائیدی طور پر میں احادیث پیش کرتا ہوں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول کے کتاب اللہ کے علاوہ احکام کو ماننا بھی ضروری ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال یوشک الرجل متکئا علی اریکته یحدث بحدیث من حدیثی فیقول بیننا و بینکم کتاب اللہ عزوجل فما وجدنا فیه من حلال استحللناہ وما وجدنا فیه من حرام حرمناہ الا ان ما حرم رسول اللہ مثل ما حرم اللہ۔ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ ایک آدمی جو اپنے تخت پر ٹیک لگائے ہوگا۔ اس کے پاس میری احادیث بیان کی جائینگی۔ تو وہ کہیگا کہ قول فیصل ہمارے درمیان کتاب اللہ ہوگی۔ جو اس میں حلال ہو وہ حلال سمجھا جائے اور جو حرام ہو اسکو ہم حرام سمجھیں۔ خبردار رہو کہ جو رسول اللہ نے حرام کیا۔ وہ خدا تعالیٰ کے حرام کئے ہوئے کی طرح ہے۔ پھر فرمایا:۔

من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ۔ جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا تعالیٰ کی اطاعت کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ پھر فرمایا:۔ ما امرتکم به فخذوہ وما نھیتکم عنه فانتھوا۔ کہ جس چیز کا تمہیں حکم دوں۔ اسکو بجالاؤ۔ اور جس سے منع کردوں۔ اس سے رک جاؤ۔

کتاب اللہ کے علاوہ ایک حکم کی مثال

اب میں کتاب اللہ کے علاوہ نبی کریمؐ کے ایک حکم کی مثال پیش کرتا ہوں۔ جس کے نہ ماننے کو خدا تعالیٰ نے عصیان کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔

جنگ احد میں جبکہ غنیم تین ہزار کی فوج لیکر سات سو مسلمانوں پر حملہ آور ہوا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیه وسلم نے پچاس تیر اندازوں کو ماتحتی عبد اللہ بن جبیر ایک گھاٹی پر کھڑا کیا۔ اور حکم دیا کہ چاہے ہم غالب آجائیں اور دشمن شکست کھاکر بھاگ جائیں۔ تم اپنی جگہ سے ادھر ادھر نہ ہونا۔ اور اگر تمہاری طرف دشمن آئے تو ان کا تیروں سے مقابلہ کرنا۔ لیکن جب انھوں نے دیکھا کہ کفار پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ اور مسلمان غنیمت جمع کر رہے ہیں۔ تو انھوں نے سوائے امیر اور دس اور آدمیوں کے مال غنیمت حاصل کرنے کے لئے حکم توڑ دیا۔ اور میدان میں آگے بڑھ آئے یہ حکم اگرچہ کتاب اللہ میں مذکور نہ تھا۔ لیکن اس حکم کے توڑنے کو خدا تعالیٰ نے عصیان کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

ولقد صدقکم اللہ وعدہ اذ تحسونھم باذنه حتی اذا فشلتم وتنازعتم فی الامر وعصیتم من بعد ما ارٰکم ما تحبون منکم من یرید الدنیا ومنکم من یرید الاخرۃ ثم صرفکم عنھم لیبتلیکم ولقد عفا عنکم واللہ ذو فضل علی المؤمنین اذ تصعدون ولا تلوٗن علی احد والرسول یدعوکم فی اخرٰکم فاثابکم غما بغم لکیلا تحزنوا علی ما فاتکم (عمران ع ۱۶)

اور اسی حکم کے توڑنے کا یہ نتیجہ تھا کہ وہاں پر ستر صحابہ شہید ہوئے جنمیں حضرت حمزہ بھی تھے۔ حتی کہ خود آنحضرت صلے اللہ علیه وسلم بھی پتھر لگنے سے بے ہوش ہوکر گر پڑے اور کافروں نے یہ مشہور کردیا کہ آپ فوت ہوگئے ہیں جس کی وجہ سے صحابہ کے پاؤں لڑکھڑا گئے۔ اور بعض ارتداد کی راہ اختیار کرنے لگے۔ اور مدینہ کی طرف دوڑنے پر آمادہ ہوگئے یہ سب کچھ کیوں ہوا؟ اسی وجہ سے کہ انھوں نے آنحضرتؐ کے حکم کی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کے ماتحت اطاعت نہ کی تھی۔

نبی کریمؐ کا فیصلہ نہ ماننے پر خدا تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ

فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما (نساء ع ۹)۔

اس آیۃ میں خدا تعالیٰ نے قسم کھاکر فرمایا ہے کہ وہ مومن نہیں ہوسکتے۔ جب تک کہ وہ تجھے اپنے اختلافات میں حکم نہ بنائیں اور تیرے فیصلے کو بسرو چشم قبول نہ کریں۔

اس آیۃ کا شان نزول جو احادیث میں وارد ہے لکھتا ہوں امید ہے خواجہ صاحب شان نزول بیان کرنے پر برا نہیں منائینگے اور احادیث کی طرح شان نزول کا بھی انکار نہیں کرینگے کیونکہ آپ خود دلیل ۱۱ مئی میں آیۃ الذین یلمزون المطوعین کا شان نزول بیان کرچکے ہیں۔ مگر پھر بھی ڈر ہے۔ کہیں یہ نہ لکھدیں کہ میں نے پہلے بھی خود احادیث لکھکر فریق ثانی کے مقابلہ میں احادیث پیش کرنے کی وجہ سے احادیث کا انکار کیا تھا۔ اس لئے اس کا بھی انکار کرتا ہوں۔

ایک انصاری اور زبیر کا ایک نالی کے بارہ میں جس سے وہ اپنی کھجور کے درختوں کو پانی دیتے تھے۔ جھگڑا ہوا۔ انصاری نے زبیرؓ کو کہا کہ میرے باغ کی طرف پانی چھوڑدو زبیرؓ نے انکار کیا۔ دونوں اپنا جھگڑا نبی کریمؐ کے پاس لائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیه وسلم نے زبیر کے حق میں فیصلہ دیا۔ اور فرمایا کہ اے زبیر پہلے تو پانی پلالے پھر اس کی طرف چھوڑدے۔ اس فیصلہ پر انصاری غضب میں آیا۔ اور کہنے لگا کہ یہ رعایت اسی واسطے ہے کہ زبیر تیری پھوپھی کا بیٹا ہے۔ اس سے آپ کا چہرہ متغیر ہوگیا اور زبیر کو کہا کہ تو پانی کو اس حد تک روک کہ تیرے باغ کی دیواروں تک چڑھ آئے پھر اسکی طرف چھوڑ۔ حضرت زبیرؓ کہتے ہیں کہ یہ آیۃ اسی بارہ میں نازل ہوئی تھی۔ اس آیۃ سے یہ بات مستنبط ہوتی ہے کہ جو خدا تعالیٰ کے اوامر یا رسول کے اوامر کی نافرمانی کرتا ہے وہ اسلام سے خارج ہے اور مومن نہیں۔

جلال الدین (مولوی فاضل) قادیان

جواب قبولیت دیا کرو۔ اور رسول کو بھی اسلئے کہ وہ جب تمہیں بلاتا ہے۔ تو تمہیں زندہ کرنے کے لئے بلاتا ہے۔

(۷) واذا قیل لھم تعالوا الی ما انزل اللہ و الی الرسول رأیت المنافقین یصدون عنک صدودا (نساء ع۹)

(۸) واذا قیل لھم تعالوا الی ما انزل اللہ والی الرسول قالوا حسبنا ما وجدنا علیہ اٰباءنا (مائدہ ع ۱۴)

ان دو آیات میں کتاب اللہ کے احکام ماننے کیلئے علیحدہ کہا گیا۔ اور رسول کیلئے علیحدہ جو اس بات کی صاف دلیل ہے کہ بعض احکام رسول ایسے بتاتا ہے۔ جن کا ذکر کتاب اللہ میں نہیں ہوتا۔ اور وہ ماننے فرض ہوتے ہیں۔

(۹) اسی طرح خدا اور رسول کی اطاعت کا ذکر ۷/۴ و ۹/۱۵ و ۲۴/۲ و ۲۴/۸ و ۲۸/۲ و ۲۸/۱۴ میں آیا ہے۔

(۱۰) وما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا (حشر ع ۱) کہ جو تمہارے پاس رسول لائے اسکو اختیار کرو۔ اور جس چیز سے منع کرے اس سے رک جاؤ۔

ان آیات کے لکھنے کے بعد تائیدی طور پر میں احادیث پیش کرتا ہوں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول کے کتاب اللہ کے علاوہ احکام کو ماننا بھی ضروری ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوشک الرجل متکئا علی اریکتہ یحدث بحدیث من حدیثی فیقول بیننا وبینکم کتاب اللہ عزوجل فما وجدنا فیہ من حلال استحللناہ وما وجدنا فیہ من حرام حرمناہ الا ان ما حرم رسول اللہ مثل ما حرم اللہ۔ نبی کریم ؐ نے فرمایا کہ ایک آدمی جو اپنے تخت پر تکیہ لگائے ہوگا۔ اس کے پاس میری احادیث بیان کی جائینگی۔ تو وہ کہیگا کہ قول فیصل ہمارے درمیان کتاب اللہ ہوگی۔ جو اسمیں حلال ہو وہ حلال سمجھا جاوے اور جو حرام ہو۔ اسکو ہم حرام سمجھیں۔ خبردار رہو کہ جو رسول اللہ نے حرام کیا۔ وہ خدا تعالیٰ کے حرام کئے ہوئے کی طرح ہے۔ پھر فرمایا:۔

من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ۔ جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا تعالیٰ کی اطاعت کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ پھر فرمایا:۔ ما امرتکم بہ فخذوہ وما نھیتکم عنہ فانتھوا۔ کہ جس چیز کا تمہیں حکم دوں۔ اسکو بجالاؤ۔ اور جس سے منع کروں۔ اس سے رک جاؤ۔

کتاب اللہ کے علاوہ ایک حکم کی مثال

اب میں کتاب اللہ کے علاوہ نبی کریم کے ایک حکم کی مثال پیش کرتا ہوں۔ جس کے نہ ماننے کو خدا تعالیٰ نے عصیان کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ جنگ احد میں جبکہ غنیم تین ہزار کی فوج لیکر سات سو مسلمانوں پر حملہ آور ہوا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ تیر اندازوں کو ماتحتی عبد اللہ بن جبیر ایک گھاٹی پر کھڑا کیا۔ اور حکم دیا کہ چاہے ہم غالب آجائیں اور دشمن شکست کھاکر بھاگ جائیں۔ تم اپنی جگہ سے ادھر ادھر نہ ہونا۔ اور اگر تمہاری طرف دشمن آوے تو ان کا تیروں سے مقابلہ کرنا۔ لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ کفار پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ اور مسلمان غنیمت جمع کر رہے ہیں۔ تو انہوں نے سوائے امیر اور دس اور آدمیوں کے مال غنیمت حاصل کرنے کے لئے حکم توڑ دیا۔ اور میدان میں آگے بڑھ آئے یہ حکم اگرچہ کتاب اللہ میں مذکور نہ تھا۔ لیکن اس حکم کے توڑنے کو خدا تعالیٰ نے عصیان کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

ولقد صدقکم اللہ وعدہ اذ تحسونھم باذنہ حتی اذا فشلتم وتنازعتم فی الامر وعصیتم من بعد ما ارٰکم ما تحبون منکم من یرید الدنیا ومنکم من یرید الاٰخرۃ ثم صرفکم عنھم لیبتلیکم ولقد عفا عنکم واللہ ذو فضل علی المؤمنین اذ تصعدون ولا تلوون والرسول یدعوکم فی اخرٰکم فاثابکم غما بغم لکیلا تحزنوا علی ما فاتکم (عمران ع ۱۶)

اور اسی حکم کے توڑنے کا یہ نتیجہ تھا کہ وہاں پر ستر صحابہ شہید ہوئے جنمیں حضرت حمزہؓ بھی تھے۔ حتیٰ کہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی زخم لگنے سے بیہوش ہوکر گر پڑے اور کافروں نے یہ مشہور کر دیا کہ آپ فوت ہوگئے ہیں جنکی وجہ سے صحابہ کے پاؤں لڑکھڑا گئے۔ اور بعض ارتداد کی راہ اختیار کرنے لگے۔ اور مدینہ کی طرف دوڑنے پر آمادہ ہوئے یہ سب کچھ کیوں ہوا؟ اسی وجہ سے کہ انہوں نے آنحضرت ؐ کے حکم کی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کے ماتحت اطاعت نہ کی تھی

نبی کریم کا فیصلہ نہ ماننے پر خدا تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ

فلا وربک لا یؤمنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما (نساء ع ۹)۔

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے قسم کھاکر فرمایا ہے کہ وہ مومن نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ وہ تجھے اپنے اختلافات میں حکم نہ بنائیں اور تیرے فیصلے کو بسرو چشم قبول نہ کریں۔

اس آیت کا شان نزول جو احادیث میں وارد ہے لکھتا ہوں امید ہے خواجہ صاحب شان نزول بیان کرنے پر برا نہیں منائینگے اور احادیث کی طرح شان نزول کا بھی انکار نہیں کرینگے کیونکہ آپ خود وکیل امرتسری میں آیۃ الذین یلمزون المطوعین کا شان نزول بیان کر چکے ہیں۔ مگر پھر بھی ڈر ہے۔ کہ کہیں یہ نہ لکھ دیں کہ میں نے پہلے بھی خود احادیث لکھ کر فریق ثانی کے مقابلہ میں احادیث پیش کرنے کی وجہ سے احادیث کا انکار کیا تھا۔ اس لئے اس کا بھی انکار کرتا ہوں۔

ایک انصاری اور زبیر کا ایک نالی کے بارہ میں جس سے وہ اپنی کھجور کے درختوں کو پانی دیتے تھے۔ جھگڑا ہوا۔ انصاری نے زبیرؓ کو کہا کہ میرے باغ کی طرف پانی چھوڑ دو زبیرؓ نے انکار کیا۔ دونو اپنا جھگڑا نبی کریم ؐ کے پاس لائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کے حق میں فیصلہ دیا۔ اور فرمایا کہ اے زبیر پہلے تو پانی پلا لے پھر اس کی طرف چھوڑ دے۔ اس فیصلہ پر انصاری غضب میں آیا۔ اور کہنے لگا کہ یہ رعایت اسی واسطے ہے کہ زبیر تیری پھوپھی کا بیٹا ہے۔ اس سے آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور زبیر کو کہا کہ تو پانی کو اس حد تک روک کہ تیرے باغ کی دیواروں تک چڑھ آئے پھر اسکی طرف چھوڑ۔ حضرت زبیرؓ کہتے ہیں کہ یہ آیۃ اسی بارہ میں نازل ہوئی تھی۔ اس آیۃ سے یہ بات مستنبط ہوتی ہے کہ جو خدا تعالیٰ کے اوامر یا رسول کے اوامر کی نافرمانی کرتا ہے وہ اسلام سے خارج ہے اور مومن نہیں۔

جلال الدین (مولوی فاضل) قادیان

خطبۂ جمعہ

نماز باجماعت

از مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب

۱۲ اگست ۱۹۲۱ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

آج چونکہ دیر بھی ہو گئی ہے اور میری طبیعت بھی اچھی نہیں اسلئے میں ایک چھوٹی سی بات بیان کرونگا۔ جو بہت بڑی بھی ہے۔ چھوٹی تو اسلئے کہ اسکو ہر ایک مسلمان جانتا ہے اور بڑی اس لئے کہ باوجود جاننے کے اسپر عمل نہ کرنے کی صورت میں بڑے بڑے نقصان ہوتے ہیں۔ یہی سورۃ جو میں نے پڑھی ہے (جسکو فاتحہ شریف کہتے ہیں۔ اور جو کہ ہر نماز میں پڑھی جاتی ہے اور اگر کسی رکعت میں دانستہ نہ پڑھی جائے تو نماز ہی نہیں ہوتی) اسکے بعض الفاظ صاف صاف بتاتے ہیں کہ فرض نماز کی اصل بناء ہی جماعت ہے۔ اس کے الفاظ بتاتے ہیں کہ اسکا قاری اکیلا ہی نماز نہیں پڑھ رہا بلکہ اسکے ساتھ اور بھی ہیں مثلاً ایاک نعبد ہم سب تیری ہی عبادت کرتے ہیں وایاک نستعین اور ہم سب تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں اھدنا الصراط المستقیم ہم سب کو صراط مستقیم دکھا۔

اس سے معلوم ہوا کہ نماز کی وضع ہی جماعت پر ہے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جب نماز فرض ہوئی تو حضرت جبرئیل نے جماعت نماز پڑھا کر اسکی تعلیم دی اور اوقات کے تعین کے لئے دو دن کی نمازیں اول اور آخری وقت میں پڑھا کر اوقات خمسہ کی تحدید کی۔

پھر نبی کریم نے باجماعت نماز کے لئے تاکید فرمائی ہے۔ یہ کتاب ہے جو میں اس وقت اپنے ساتھ لایا ہوں۔ اس میں سے دو حدیثیں سناتا ہوں جو بخاری اور مسلم کی روایت سے ہیں اور یہ جو میں سناتا ہوں مسلم کی روایت سے ہے حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم نے فرمایا لقد هممت بان آمر بالصلوة فتقام ثم امر رجلاً فیصلی بالناس ثم انطلق معی برجال معهم حزم من حطب الی قوم لا یشهدون الصلوة فاحرق علیهم بیوتهم

بالنار (کبیری صفحہ ۲۴۴)

فرمایا میں چاہتا ہوں کہ نماز کے کھڑے ہونے کا حکم دوں پھر میں کسی دوسرے کو اپنی جگہ نماز پڑھانے کا حکم دوں پھر میں اور نوجوانوں کو لیجاؤں ان کے پاس لکڑی کے گٹھے ہوں جو لوگ نماز باجماعت میں حاضر نہ ہوں ان کے گھروں کو ان پر جلادوں یعنی وہ گھروں کے اندر ہوں اور ان کو نکلنے نہ دیا جائے کہ ان کے گھروں کو جلا کر ان کو زندہ پھونک دیا جائے۔

اس حدیث کے ساتھ ان دو باتوں کو ملا کر پھر دیکھو کہ یہ کتنی بڑی بات ہے اول نبی کریم کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعلمین یعنی تمام جہانوں کے لئے رحمت بنایا ہے۔ پھر خصوصاً مومنوں کے لئے رؤف رحیم قرار دیا جیسے فرمایا بالمومنین رؤف رحیم دوسرے آنحضرت نے یہ بھی فرمایا کہ کسی جاندار کو آگ میں نہیں ڈالنا چاہیئے۔ اب آپ سمجھ سکتے ہیں کہ ایسا انسان اور ایسا خیال ظاہر کرنے والا انسان کہتا ہے کہ جو لوگ نماز باجماعت نہیں پڑھتے انکو میں زندہ جلادوں اس سے پتہ لگ سکتا ہے کہ آپ کو تارکان جماعت کے خلاف کتنا غصہ تھا۔

پھر اس کتاب میں ایک دوسری روایت ہے جو مسلم ہی سے نقل کی گئی ہے حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ لقد رایتنا وما یتخلف عن صلوة الجماعة الا منافق قد علم نفاقه او مریض وان کان مریض لیمشی بین رجلین حتی یاتی الصلوة (کبیری صفحہ ۲۴۴)

کہ نبی کریم کے زمانہ میں کوئی شخص نماز باجماعت سے پیچھے نہ رہتا تھا مگر وہی جسکا نفاق ظاہر ہوتا تھا یا مریض۔ اور مریض بھی معمولی نہیں کیونکہ لوگ بیماری کی ایسی حالت میں بھی مسجد میں آتے تھے کہ دو آدمیوں کے کندھوں کا سہارا لیکر اس حالت میں کہ انکے پاؤں گھسیٹتے ہوئے آتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں پیچھے رہنا کتنی بری بات ہے۔ آج میں نے یہ مسئلہ سنایا ہے کہ نماز باجماعت بہت ضروری ہے۔ اس مسئلہ پر بار بار حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے بھی توجہ دلائی ہے۔ آجکل چونکہ آپ یہاں تشریف نہیں رکھتے اسلئے غفلت اور سستی کا موقعہ ہے جسکے آثار کچھ نظر آرہے ہیں۔ نیز بعض لوگ باہر سے آتے ہیں اور باجماعت نماز میں سستی کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ جگہ کوئی سیر کی جگہ یا تجارت گاہ نہیں یہاں آنیکی غرض یہ ہے کہ یہ ایک خدا کے برگزیدہ کی تربیت گاہ ہے اور اس میں یہی بات ہے کہ یہاں دین میں چستی پیدا ہو۔

دیکھو بہت سے انعام قومی ہوتے ہیں وہ جب تک ساری قوم درست ہو نہیں ملتے۔ جیسے کہ مسیح ناصری کا حال ہے اسی طرح مسیح موعود کی حالت ہے آپ اپنی ذات میں مکمل ترین انسان تھے۔ اور آپ تمام برکات سے فیض یافتہ تھے جو شخص بھی خود سستی میں ملیں یہ ان ہمارے کہتے ہیں کہ ہم سست ہو کر جو ملتا ہے اسکو بھی کھو دینگے۔ اسکے مطابق عمل ابھی ہونا

یاالٰہی خیر ؎ یاالٰہی خیر

ہمارے سرمہ کا استعمال ضروری ہے

یا اگر آپ چاہتے ہیں کہ چشموں کی ضرورت نہ پڑے آنکھوں کی نظر تیز ہو۔ ککروں سے بچیں سجالا پڑوال سے بچیں ہر موسم گرما میں آنکھیں خراب نہوں۔ غرض آنکھ کی ہر قسم کی بیماری سے بچنا چاہتے ہیں۔ تو ہمارا سرمہ ایکدفعہ ضرور استعمال کریں۔ اگر متواتر استعمال آٹھ روز تک کرو اور بینائی میں فرق نہ آئے کچھ بھی فائدہ نہو تو سرمہ واپس کر کے پوری قیمت واپس کر دیں۔ ہمارے سرمہ سے بہت لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔

کچھ نمونہ کے طور پر ذکر کرتا ہوں۔ حضرت خلیفہ ثانی کے اہل بیت۔ حضرت ام المومنین۔ حضرت میاں شریف احمد صاحب اور اہل بیت اور اہل بیت جناب میر محمد اسحق صاحب۔ و ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ برادر نیک محمد صاحب مہاجر خادم صاحبزادہ شریف احمد۔ مائی کاکو خادم اہل بیت نور محمد صاحب خادم اہل بیت عبدالرحیم صاحب پٹھان مہاجر مولوی غلام رسول صاحب پٹھان مہاجر۔ برادر محمد الیاس صاحب پٹھان مہاجر۔ قطب الدین صاحب ضلع جہلم۔ عمر بخش صاحب نائی قادیان۔ جناب محمد حسین صاحب احمدی سب اورسیر ڈٹری۔ کریم بخش صاحب پٹواری۔ میاں فخرالدین صاحب احمدی مالاباری۔ میاں محمد شفیع صاحب سب اورسیر۔ جناب رحمت اللہ صاحب سابق وزیر ریاست انبر۔ حکیم محمد عمر صاحب۔ حاجی عبداللہ خانصاحب پنشنر سرگودہا۔ میاں محمد ابراہیم صاحب سب پوسٹ ماسٹر کوہاٹ۔ اگر سب لوگوں کے نام درج کئے جاویں تو ایک علیحدہ کتاب کی ضرورت پڑتی ہے۔ لہذا اسی پر بس کرتا ہوں۔

کلاہ و لنگیاں ہر قسم کی لنگیاں۔ ریشمی۔ مشہدی پشاوری۔ سوتی ہر قسم کے کلاہ ۱۲ ہر قیمت سے لیکر ۵۰ روپیہ تک یہاں سے مل سکتے ہیں

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر قادیان۔ پنجاب

عالمگیر واچ ہاؤس لدھیانہ

جس میں ہر قسم کی جیبی اور کلائی پر باندھنے والی گھڑیاں۔ کلاک۔ ٹائم پیس امریکن مختلف قسم کے سادہ و الارم دار۔ چوڑیاں۔ چپڑی و مخملی تسمے۔ زنجیریں ہر قسم کی نہایت عمدہ و اعلیٰ باکفایت اور ارزاں برائے فروخت موجود ہیں۔ فرمائش بھیجکر ہماری راستی کا امتحان کریں۔ احمدیوں کے ساتھ خاص رعایت ہو گی۔ علاوہ ازیں لدھیانہ کی ساختہ لنگیاں۔ تولیے۔ دریاں گردن۔ اور جورابیں سوتی و اونی ہر قسم کی۔ صرف دو روپیہ فیصدی کمیشن پر بھیجی جاتی ہیں۔ ہماری دکان پر اصلی پتھر کی عینکیں اور دوسرے ہر قسم کی عینکیں بھی بہت سستی اور ارزاں۔ ملتی ہیں۔ قیمت ہر حالت میں پیشگی یا بذریعہ وی۔ پی

المشتہران

ماسٹر قمرالدین شیخ نور الٰہی احمدیان واچ اینڈ کلاک مرچنٹس چوڑا بازار لودہیانہ

ملفوظات نور

مولانا مولوی حکیم خلیفۃ المسیح اول کے فرمودہ کلمات ملفوظات نورالدین صاحب جو وقتاً فوقتاً اخبار بدر میں چھپتے رہے ہیں ایک رسالہ کی صورت میں ہدیہ ناظرین ہیں۔ قیمت ۵ ر

چٹھی مسیح مولویاں دی چٹھی مسیح ابن مریم ول تے اوسدا جواب پنجابی نظم مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ترگڑی۔ قیمت ۱۰ ر

دلائل حقہ بر مسائل حقہ مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پنجابی نظم حقہ پینے کے نقصان اور ممانعت از جانب حضرت مسیح موعود نہایت مدلل طور سے بیان کی ہے۔ یہ تینوں کتابیں متذکرہ بالا ہر ایک تاجر کتب قادیان سے مل سکتی ہیں۔

احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے فرمودہ حضرت مسیح موعود نہایت عمدہ سفید کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت صرف ۱۰

لغات القرآن: جسمیں تمام قرآن مجید کی لغتیں سلسلہ وار درج ہیں۔ قیمت ۱۲

المشتہر

شیخ رحیم بخش احمدی تاجر کتب مغل بازار امرتسر۔

مباحثہ سرگودہ چھپ گیا ہے

اس کا یہ مطلب ہے کہ جو صاحب ۲۰ کا ٹکٹ بھیجکر ماہ اگست سے رسالہ تشحیذ کے خریدار ہو جائینگے ان کو اگست کا رسالہ جو ۸ ر میں بکتا ہے صرف ۳ ر میں مل جائے گا۔ قریب الختم ہے۔ جلد منگوالو۔

منیجر تشحیذ قادیان

الخطبہ

ایک صاحب جنکی عمر ۳۰ سال تنخواہ معہ ۵۰ روپیہ ماہوار علاوہ زمین و مکان سکنی مالیتی ایک ہزار روپیہ جو ضلع پشاور میں بعہدہ سب اورسیری ملازم ہیں بتقاضائے ضروریات شرعی نکاح ثانی کرنا چاہتے ہیں پہلی بیوی زندہ ہے اس سے تین بچے ہیں پہلی بیوی خود اپنے شوہر کا دوسرا نکاح کرانا چاہتی ہے جو صاحبان سے رشتہ کرنا چاہتے ہوں۔ دفتر امور عامہ سے خط و کتابت فرماویں۔

نیازمند۔ ناظر امور عامہ

عجیب اور خوشنما انگوٹھی

چاندی کی اس منقش انگوٹھی کا خوبصورت اور چھوٹا نگینہ خالص عقیق کا ہے جسپر حضرت اقدس کا مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہ باریک خوشنما چمکیلے اور پائیدار حروف میں ایسی صنعت کیا تھ تحریر ہے۔ کہ حیرت ہو جاتی ہے قیمت ۱۲ فی انگوٹھی اپنا نام بھی ساتھ لکھوائیں تو دو روپیہ انگوٹھی جسپر پوری نقل ہو اسد تحریر ہے۔ ۱۲ مع نام ۱۲ ملنے کا پتہ:۔ شیخ محمد اسمٰعیل احمدی پانی پت

پندرہ روپیہ روزانہ

تیل کی ایسی سخت گرانی میں خالص ناریل کے تیل سے ایک روپیہ میں چار سیر صابون بنانا ہم سے سیکھو۔ فیس پانچ روپیہ ہے اسکے علاوہ کم محنت زیادہ منافع والی دستکاریاں سیکھنی چاہو تو منیجر رسالہ دستکاری دہلی کو ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر دستکاری جنتری طلب کرو۔

84

ہندوستان کی خبریں

دربار صاحب امرتسر میں اکالیوں پر حملہ امرتسر ۱۱ر اگست بدھ کی صبح کو ۷ اکالیوں پر بازار کے کچھ آدمیوں نے حملہ کیا۔ جن کو لاٹھیوں سے کچھ ضربیں پہنچیں

جھیری کے ٹھاکروں کا قبول اطاعت شملہ ۱۱ر اگست جھیری کے ٹھاکروں نے جو دربار دھولپور کی افواج کے خلاف لڑ رہے تھے ۲۶ر جولائی سے دربار دھولپور کی اطاعت قبول کر لی ہے اور ۲۸ر کو اپنا واحد باقیماندہ قلعہ حوالہ کر دیا۔

والیان خیرپور کی لاشیں کربلا کو ۱۰ر اگست کو ہز ہائینس میر سر فیض محمد خاں تالپور و لفٹننٹ کرنل ہز ہائینس میر سر امام بخش خان تالپور کی لاشیں کربلا لیجانیکی غرض سے خیرپور سے بذریعہ ریل کراچی لائی گئیں۔

زمیندار کے پبلشر کی گرفتاری ۱۱ر اگست کی شام کو راجہ غلام قادر خاں پبلشر زمیندار کو زیر دفعہ ۱۲۴ الف اور ۱۵۳ (الف) گرفتار کیا گیا اور ۱۶ر اگست مسٹر اختر علی پسر مسٹر ظفر علی خاں کی گرفتاری عمل میں آئی۔ ان کے مقدمہ کی سماعت ۲۹ر اگست کو ہوگی۔

ناگپور میں یونیورسٹی کی تجویز گورنمنٹ نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو ناگپور میں ایک یونیورسٹی قائم کرنے کی تجویز پر غور کرے گی۔

معلمین اور رشوت ستانی حکومت پنجاب کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ گورنمنٹ کی توجہ اس طرف مبذول کرائی گئی ہے کہ استاد اور ممتحنین بعض اوقات رشوت ستانی کا ارتکاب کرتے ہیں بالخصوص استاد جماعت بندی کے وقت اپنے شاگردوں سے تحائف قبول کرتے ہیں اس بارہ میں تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ان الزامات میں بہت حد تک صداقت ہے لہذا گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو افسران معائنہ کنندگان خود مناسب مرکز میں چوتھی جماعت سے ترقی دینے کا انتظام کریں۔ اور اس قسم کی شکایات پر خاص نظر رکھیں۔ جن لوگوں پر الزامات ثابت ہوں گے وہ برطرف کر دیے جائینگے۔

ایڈیٹر سیاست کو تین سال قید سید حبیب ایڈیٹر روزانہ سیاست لاہور پر جو تین مقدمات چلائے گئے تھے ۱۷ر اگست کو ان کے متعلق مجسٹریٹ نے فیصلہ سنا دیا۔ ہر ایک مقدمہ میں ایک ایک سال قید بامشقت کی سزا دیدی گئی جو یکے بعد دیگرے شروع ہوگی۔

مسٹر شرنیواس شاستری ممبر پریوی کونسل شملہ ۱۳ر اگست اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آنریبل مسٹر سرنیواس شاستری پریوی کونسل کے ممبر بنا دئے گئے ہیں۔

وزیر تعلیم کے پاس لازمی تعلیم کے برخلاف عرضداشتیں پنجاب کے وزیر تعلیم کے پاس بہت سی عرضداشتیں ملتان کے غریب ہندو مسلمانوں کی طرف سے موصول ہوئی ہیں۔ جن میں لازمی تعلیم کے برخلاف جو مقامی میونسپل کمیٹی نے جاری کی ہے صدائے احتجاج بلند کی ہے

کراچی سے آٹے کا نکاس کراچی ۱۶ر اگست روزانہ بیوپار نے جو اردو کا ایک تجارتی اخبار ہے ۱۴ر اگست کے پرچے میں لکھا ہے کہ کراچی سے بڑی مقدار میں آٹا باہر جا رہا ہے۔

سر سنکرن نائر استعفےٰ دینے والے ہیں۔ اخبار ہند مدراس کے خاص نامہ نگار لندن کا تار مظہر ہے کہ اسے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سر سنکرن نائر عنقریب انڈیا کونسل سے مستعفی ہونے والے ہیں۔

میونسپلٹی لاہور پرنس آف ویلز کا خیر مقدم نہ کریگی ۱۶ر تاریخ کو میونسپلٹی لاہور کا جلسہ ہوا جس میں طویل بحث کے بعد قرار پایا کہ جب تک مظالم پنجاب اور خلافت کا ازالہ اور سوراج حاصل نہیں ہوتا گورنمنٹ کا ہز رائل ہائنس پرنس آف ویلز کو بھیجنا لانا نامناسب ہوگا۔ اگر مجوزہ سیاحت پر اصرار ہوا تو اہل لاہور کا مصمم ارادہ ہے کہ نہ خیر مقدم کریں نہ رقم خرچ کریں اور نہ ان کے اعزاز میں کسی سرکاری رسم میں حصہ لیں۔

صوبہ کی مالی حالت اور نشوونما شملہ ۱۷ر اگست پنجاب گورنمنٹ کے ایک رزولیوشن سے ظاہر ہے کہ ایک فنانشل کمشنران صیغجات کے متعلق ہوگا۔ جن کا صوبہ کی مالی حالت کی ترقی اور نشوونما سے تعلق ہے اور اس کا عہدہ آئندہ فنانشل کمشنر نشوونما ہوگا۔

جمیعۃ العلماء کا تار مسٹر امیر علی کے نام دہلی ۱۳ر جون جمیعت کمشنر دہلی کے جمیعۃ العلماء ہند کے فتوے کو ضبط کرنے پر جمیعۃ علماء نے مسٹر امیر علی مقیم لندن کو حسب ذیل تار دیا ہے۔

"حکومت دہلی نے جمیعۃ علماء کا اجماعی فتوے جس پر پانصد علماء کرام کے دستخط تھے ضبط کر لیا ہے۔ یہ صریح طور پر مذہبی مداخلت اور اسلام کی سخت توہین ہے وزراء کو اطلاع دیدیجئے۔ کہ مسلمان اسکو برداشت نہیں کر سکتے اور اسکی خاطر اپنی ہر شے قربان کرنے کو تیار ہیں۔ تمام بدنتائج کی جوابدہی حکومت کے سر عائد ہوگی"

امرتسر کے ایک کانسٹیبل پر بزدلی کا مقدمہ ۵ر جولائی کو ایک سکھ نے ایک کانسٹیبل کی موجودگی میں ایک مسلمان کو کرپان سے زخمی کیا تھا۔ کورٹ انسپکٹر پولیس نے اس کے خلاف زیر دفعہ ۲۹ قانون پولیس مقدمہ دائر کیا ہے۔ کہ اس نے نہ تو زخمی کی اس وقت مدد کی اور نہ سکھ کو گرفتار کیا جو ابھی تک روپوش ہے۔

گاڑی گر پڑی چٹا گانگ ۱۳ر اگست کی صبح کو بوقت تین بجے گنگا ساگر اور کملا ساگر کے درمیان ریل کی پٹڑی توڑ کر اٹھا دی گئی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انجن الٹ گیا اور پندرہ گاڑیاں پٹڑی سے گر گئیں ایک گورکھا سپاہی سخت مجروح ہوا۔ دو روز تک آمدورفت کا سلسلہ منقطع رہا

غیر ممالک کی خبریں

تخلیہ انگورا کی تیاری قسطنطنیہ ۷ راگست - بیروان کمال سرکاری دفاتر و ذخائر تخلیہ کی تیاری میں انگورا سے قیصریہ جا رہے ہیں **یونانیوں کی پیش قدمی انہیں کمزور کر دے گی** لہذا یہ غیر اغلب معلوم ہوتا ہے کہ قوم پسند انگورا نے مغرب میں قدم جما کر کھڑے ہونگے مصطفےٰ کمال پاشا کی پالیسی یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے اپنی فوج کو بچائے رہے - کیونکہ اس کا خیال ہے کہ جوں جوں یونانی آگے بڑھتے آئینگے - کمزور ہوتے جائینگے -

قاتل سن فاسٹرز لیڈر کی رہائی مسٹر میک کیوں ممبر سن فین پارلیمنٹ کو رہا کیا گیا ہے کیونکہ اسکو قید رکھنے سے آئرلینڈ کے متعلق نامہ و پیام کا سلسلہ منقطع ہو جانے کا خطرہ تھا -

گالی فوج کی پائمالی ایتھنز ۱۱ راگست وزیر جنگ موسیو تھیو ٹوکس نے فوجی حالت کا تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ گالی فوج بالکل پائمال ہو گئی ہے اور اب اسکی کوئی فوجی اہمیت نہیں رہی - مستقبل صلح کے متعلق موسیو مذکور نے کہا کہ وہ نہیں جانتے کہ ان غلطیوں کو پھر کریں جو وہ پہلے کر چکے ہیں اور اس بات کی ضمانت لینگے کہ غنیم یونان پر پھر حملہ نہ کر سکے اور آزاد شدہ آبادی پر غریبانہ حملے نہ کئے جا سکیں -

ہسپانوی جرنیل گرفتار میڈرڈ سے ایک سرکاری برقی خبر مظہر ہے کہ عربوں نے ہسپانوی جرنیل نوارد کو گرفتار کر لیا - اور اسے اپنے سردار کے پاس لے گئے -

یونانیوں کے لئے آئرلینڈ سے گھوڑے لنڈن ۱۲ راگست بیان کیا جاتا ہے کہ یونانیوں نے دس ہزار گھوڑے اپنی فوج کیلئے آئرلینڈ سے منگوائے ہیں

مصطفےٰ کمال بطور سپہ سالار اعظم اخبارات انگورا کا بیان ہے کہ عصمت پاشا کے بجائے عساکر احرار کے سپہ سالار اعظم مصطفےٰ کمال پاشا مقرر کئے گئے ہیں اور فیضی پاشا چیف آف سٹاف مقرر ہوئے ہیں -

تاوان میں ہندوستان کا حصہ سرجان الیس کے جواب میں مسٹر مانٹیگو نے بیان کیا کہ جرمنی کے تاوان کا ۲۰ء۱ فیصدی حصہ جو ہندوستان کے حصہ میں آئیگا - ۴۰ء۰ ملین پونڈ کے برابر ہو گا -

روس کی امداد پیرس ۱۶ راگست جنیوا میں روس کی امداد کے لئے بین الاقوامی کانفرنس کا آغاز ہو گیا - جس میں نو ممالک جن میں برطانیہ بھی شامل ہے اور بیس انجمنہائے صلیب احمر شریک ہوئیں - فرانس کی حکومت نے کہا کہ وہ تحریک امداد کو دلچسپی سے دیکھ رہی ہے ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے جو کار آمد ذرائع امداد جلد دریافت کریگی -

یونان کے متعلق مسٹر لائڈ جارج کا بیان لنڈن ۱۰ راگست پیرس کا تار مظہر ہے کہ مسئلہ مشرق قریبہ پر سپریم کونسل کو خطاب کرتے ہوئے مسٹر لائڈ جارج نے کہا کہ حالات بدل گئے ہیں ترکی کی تحریک پر اتحادیوں نے معاہدہ سیورے کو پاش پاش کر دیا ہے حالانکہ یونان اسکو قبول اور اسپر عمل درآمد کرنے کو تیار تھا - اس بنا پر اگر یونانی یہ کہیں کہ معاہدہ سیورے کا اب کوئی وجود نہیں - تو وہ اسکے مستحق ہیں - موسیو برائنڈ کا یہ اٹل فرمان کہ فاتح بہر حال غنیمت کا مستحق ہوتا ہے - موجودہ صورت میں صحیح اترتا ہے -

یونان و ترکی کو اسلحہ کی بہم رسانی لنڈن ۱۱ راگست دیوان عام میں لفٹننٹ کرنل دوبرے ہربرٹ نے سپریم کونسل کے اس فیصلہ پر سخت نکتہ چینی کی جس میں یونان اور ترکی کو اسلحہ اور سامان حرب بہم پہنچانے کی اتحادی حکومتوں کو اجازت دی گئی ہے مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ یہ جو کچھ کیا گیا ہے بین الاقوامی قانون کے اصول اور برطانیہ کے بحیثیت ایک متخاصم دیگر ممالک کے پرائیویٹ تجار سے اسلحہ اور سامان حرب خرید کرنے کے روایتی دعوے کے مطابق کیا گیا ہے - اور کہا کہ برطانیہ عظمیٰ کونسل کے فیصلہ کے مطابق غیر جانبداری کے کل فرائض کو پورا کرے گی -

آئرلینڈ نے انگلستان کی پیش کردہ شرائط کو نامنظور کر دیا لنڈن ۱۴ راگست آئرش جمہوریت کے صدر مسٹر ڈی ولیرا نے برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر لائڈ جارج کو جو جواب بھیجا ہے اس میں مسٹر لائڈ جارج کی پیش کردہ شرائط کے قبول کرنے سے انکار کیا ہے - اور لکھا ہے کہ اس معاملہ میں مزید گفتگو سے مصالحت کی جا سکتی ہے - مسٹر لائڈ جارج اپنے ۱۳ تاریخ کے جواب میں لکھتے ہیں کہ گورنمنٹ برطانیہ ہرگز آئرلینڈ کو اس امر کا مستحق نہیں سمجھتی کہ وہ بادشاہ کے ساتھ وفادار رہنے کا عہد نہ کرے -

اٹلی میں زلزلہ لندن ۱۷ راگست - روما کا ایک برقی پیام مظہر ہے کہ ایک زلزلے کے باعث مکانات کے گر جانے سے ۴۔ اشخاص ہلاک اور بیس مجروح ہوئے -

یونانیوں کی چڑھائی انگورا پر لندن ۱۷۔ اگست سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ یونانیوں کی انگورا پر چڑھائی جاری ہے اور اسوقت وہ شہر کے ۲۴ میل مشرق میں ہیں -

زہریلے گولے بہم پہنچانے کی ممانعت لندن ۱۶ راگست دیوان عام میں مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ گولی بارود کے نمونے پر کوئی پابندی نہیں - جو برطانیہ زمین یونانی اور ترکی فوجوں کو بہم پہنچائیگی - مگر گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ زہریلے گولے بہم پہنچانے کی ممانعت کر دے -

روس میں کسانوں کو گولی مار دینے کا حکم پیرس ۱۵ راگست - مخبر ہے کہ کمیونسٹ رجمنٹیں اندرون ملک میں بھیجی گئی ہیں اور انہیں حکم دیا گیا ہے کہ آوارہ کسانوں کو جو ایک صوبہ سے دوسرے میں آنے کی کوشش کریں گولی مار دی جائے -

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام مشین پریس میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا۔)